جلد ۸ | ۴ احسان ۱۳۳۸ ہش | ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ | ۴ جون ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی متعنا اللہ بطول حیاتہٖ کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

ربوہ یکم جون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

"حضور ایدہ اللہ کی صحت بتدریج اچھی ہو رہی ہے مزید علاج کیلئے حضور جلد لاہور تشریف لیجا رہے ہیں۔"

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ عاجلہ و درازیٔ عمر کے لئے درد دل اور خاص الحاح سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

اخبار احمدیہ قادیان یکم جون۔ آج صبح ساڑھے چھ بجے کی گاڑی سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ایک ماہ کے لئے پاسپورٹ پر چند روز کیلئے پاکستان تشریف لے گئے۔ اللہ خیریت سے واپس لائے صاحبزادہ صاحب بفضلہ تعالیٰ خیریت سے

لاہور ۳۰ مئی۔ اخبار الفضل میں چند روز سے متواتر اس امر کی اطلاعات شائع ہو رہی ہیں کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت جسم میں درد دل کی وجہ سے شدید ناساز ہے ڈاکٹری مشورہ کے مطابق بجلی کے ذریعہ علاج ہو رہا ہے آج کل درد میں پہلے کی نسبت کچھ کمی ہے اور طبیعت تدریج بہتر ہے اصل علاج سپتال میں داخل ہونے کے بعد شروع ہوگا احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت ممدوح کو جلد شفائے کاملہ

یوم خلافت کی مبارک تقریب پر

قادیان میں کامیاب جلسہ کا انعقاد

از مکرم بھائی اللہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ لوکل انجمن احمدیہ قادیان

قادیان ۲۷ رمئی۔ آج صبح آٹھ بجے مسجد اقصیٰ میں جماعت احمدیہ قادیان کا جلسہ یوم خلافت زیر صدارت محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا۔ اور جس طرح آنحضرت صلعم کے وصال کے بعد خلافت راشدہ کا سلسلہ شروع ہوا تھا اسی طرح ۲۷ رمئی کو جماعت احمدیہ میں خلافت کا آغاز ہوا جس کی برکات و فوائد وغیرہ کے بیان کے لئے آج کا جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دینی یا دنیاوی ترقی قومی وحدت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ کی سنت قدیمہ کے مطابق انبیاء کی بعثت ہوتی ہے۔ مگر چونکہ ان کا وجود فانی ہوتا ہے۔ اسلئے وہ تخم ریزی کر کے چلے جاتے ہیں اور اس تخم کی آبیاری اور نشو ونما خلفاء کے ذریعہ ہوتی ہے آنحضرت کے وصال کے وقت انصار اور مہاجرین میں خلافت کے متعلق اختلاف ہوگیا۔ مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتخاب کے بعد وہ اختلاف بکلی ختم ہوگیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔ اور آج اس کی یاد میں یہ جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے۔

خلیفہ خدا ہی بناتا ہے

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خلیفہ خدا ہی بناتا ہے کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے سورۃ فاتحہ اور آیت استخلاف کی تلاوت کے بعد قرآن مجید سے خلافت کی مختلف صورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی کی وفات کے بعد اس کے مشن کی تکمیل کے لئے الٰہی اشاروں کے ماتحت خلیفہ کا انتخاب ہوتا ہے۔ جماعت مومنین کے لئے خلافت کا انعام بطور پیشگوئی نہیں ہے بلکہ یہ ایک مشروط وعدہ ہے۔ اور ان شرائط پر مبنی ہے کہ اگر امت محمدیہ خلافت حقہ اسلامیہ پر ایمان رکھے گی اور اس کے قائم رکھنے کے لئے اعمال صالحہ بجا لاتی رہے گی تو ان میں خلافت کا سلسلہ جاری رہے گا۔ چنانچہ جب تک مسلمان ان باتوں پر قائم رہے ان میں خلافت راشدہ کا سلسلہ جاری رہا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ خلیفہ کا انتخاب بظاہر مومنوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے مگر ان کے دلوں کی تاریں الٰہی تصرف میں ہوتی ہیں۔ اور وہ خود اپنی مشیت کے مطابق مومنین کے دلوں کو اپنے منظور نظر کی طرف پھیر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفہ معزول نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ خدا کا قائم کردہ ہوتا ہے۔ اگر کسی بیماری یا عمر کے تقاضا کے ماتحت اس میں کمزوری پیدا ہو بھی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے وفات دے دیتا ہے۔ مگر دنیا کی کوئی طاقت خلیفہ کو معزول نہیں کرسکتی محترم صاحبزادہ صاحب نے رسالہ الوصیت میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات سے استنباط کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کو تسلی دی ہے کہ جس طرح آنحضرت صلعم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ خلافت کا قیام ہوا اسی طرح میرے بعد خلافت آئے گی۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا بشرطیکہ جماعت احمدیہ مومن باخلافت امام کے مطابق اعمال صالحہ بجا لاتی رہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی حضرت عمرؓ سے لطیف مماثلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح حضرت عمرؓ نے آئندہ خلافت کے انتخاب کے متعلق اصول وضع فرما دیئے تھے اسی طرح حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آئندہ انتخاب خلافت کے لئے ایک کمیٹی کو مقرر فرما کر ہر قسم کے فتنوں کا سدباب کر دیا ہے۔

خلافت حقہ کی برکات و فیوض

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی کا تحریر کردہ مضمون مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے پڑھ کر سنایا جس میں خلافت حقہ احمدیہ کی برکات و فیوض پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ چنانچہ بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہی منکرین خلافت کی انتہائی تگ و دو کے باوجود جماعت احمدیہ اس بات پر پختہ یقین سے قائم ہوگئی تھی۔ کہ خلافت احمدیت کی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور اسکی اطاعت ہر مومن پر فرض ہے اسی طرح خلافت ثانیہ کے عہد میں جماعت احمدیہ نے علمی عملی اور تنظیمی غرض ہر اعتبار سے ترقی کی۔ قادیان ایک معمولی گاؤں سے بارونق شہر بن گیا۔ اور اس کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہوگئی اور باوجود ۱۹۴۷ء کے ناساعد حالات کے اس کی مرکزیت قائم رہی۔ اور تقسیم ملک کے بعد اب تک قریباً دو لاکھ غیر مسلم اس مقدس مقامات کی زیارت کے لئے آ چکے ہیں۔ ربوہ کی آبادی آپ کا ایک زندہ نشان ہے۔ تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کے شعبہ جات کی تنظیم کی وجہ سے احمدیت دنیا کے دور دراز (باقی صفحہ ۱۲ پر)

میاں نذر محمد صاحب افغان درویش کی وفات

قادیان ۲۸ رمئی۔ آج رات دو بجے میاں نذر محمد صاحب افغان درویش قادیان وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل صبح چھ بجے ڈھاب کے کنارے آپ ایک درخت سے لکڑی اتار رہے تھے کہ بیخبری میں درخت سے گر پڑے اور بیہوش اور دماغ پر سخت چوٹ آئی۔ اسی وقت سے بیہوش رہے۔ طبی امداد بھی بہم پہنچائی گئی۔ مگر افسوس کہ جانبر نہ ہوسکے آخر آج دو بجے رات وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم علاقہ خوست ملک افغانستان کے رہنے والے تھے۔ اور ۱۹۱۸ء میں اپنے ملک سے ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے۔ اور تقسیم ملک کے بعد بھی صبر و شکر کے ساتھ اس جگہ مقیم رہے۔ بہت خاموش طبیعت کے مالک تھے اور الگ تھلگ رہنے کے عادی تھے اسلئے ملکی زبان بہت کم سمجھتے تھے اور زیادہ تر پشتو ہی بولتے تھے۔ بایں ہمہ دینی اعتبار سے کافی جوش رکھتے تھے آج دس بجے صبح محترم مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل نے درویشان کرام کی کثیر تعداد کے ساتھ مرحوم کا جنازہ پڑھایا۔ درویش ہونے کے باعث مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر آخری دعا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے کرائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

مفصل حالات آئندہ اشاعت میں دیئے جائیں گے انشاءاللہ

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

عقیدت نامہ

حضرت امام ہمام متعنا اللہ بطول حیاتہ کے روح پرور رقت انگیز پیغامات اخبار کی گذشتہ اشاعت میں درج ہوکر احباب تک پہنچ چکے ہیں۔ ہر دو پیغامات اس قابل ہیں کہ ان کو بار بار پڑھا جائے۔ اللہ اللہ اس شدت کی بیماری میں بھی حضور انور کو جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے متعلق کس قدر محکم یقین اور پختہ ایمان ہے۔ حضور چاہتے ہیں کہ اس قسم کا پختہ ایمان جماعت کے جملہ افراد کے دلوں میں بھی پیدا ہو جس کے بعد اکناف عالم میں اشاعت و تبلیغ اسلام کا پروگرام زیادہ ہمت اور پختہ عزم کے ساتھ جاری رہے۔ اس سلسلہ میں جماعت نے جس قدر نمایاں ترقی اب تک کی ہے وہ بلاشبہ نظام خلافت کی برکت کا نتیجہ ہے۔ پس اس پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جماعت کے جملہ افراد کا اس بابرکت نظام سے وابستہ رہنا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ ان پیغامات میں دوسرے نمبر پر حضور نے اسی اہم امر کی طرف توجہ دلائی ہے ——— اور اس لحاظ سے کہ آخری زمانہ میں اسلام کا نور جس مقدس سرزمین سے دوبارہ چمکا وہ قادیان کی بستی ہے۔ اور اس بابرکت مقام کے ساتھ خدا تعالیٰ کے بہت سے وعدے ہیں۔ اس لئے حالیہ بیماری کے حملہ میں حضور قادیان کو خاص رقت سے یاد فرماتے ہیں ——— ادھر دیگر جماعتوں کی طرح مقامی طور پر درویشان قادیان نے پرسوز اجتماعی اور انفرادی دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری کر رکھا ہے ——— علاوہ ازیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر دو مذکورہ پیغامات پڑھنے کے بعد اپنے دلی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے آقا کے حضور حسب ذیل عقیدت نامہ ارسال کیا۔ جسے ۲۲ مئی بعد نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں منعقدہ ایک غیر معمولی اجلاس میں مکرم چوہدری فیض احمد صاحب جنرل سیکرٹری نے پڑھ کر سنایا اور تمام درویشان نے متفقہ طور پر حضور کی خدمت عالیہ میں روانہ کرنے کی رائے دی:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

سیدنا و امامنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدنا! سب سے پہلے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر بخشے اور حضور کا سایۂ عاطفت اور دست کرم ہمارے سروں پر قائم و دائم رہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تمام پیشگوئیاں اور وہ تمام عظیم الشان نشانات ظہور پذیر ہوں جو حضور کی ذات والاصفات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آمین

سیدنا! حضور کے دو پیغامات الفضل کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں جن میں حضور نے اپنے لاکھوں خدام کو زریں نصائح سے نوازا ہے۔ اور وہ قیمتی اصول متعین فرمائے ہیں جن پر عمل پیرا ہوکر جماعت احمدیہ اسلام کے جھنڈے کو بلند کرسکتی ہے اور ترقی کی منازل بھی طے کرسکتی ہے۔

ہمارے پیارے آقا! حضور کے ہم تمام ناچیز خدام یعنی جملہ درویشان قادیان یہ عہد کرتے ہیں اور حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ حضور انور نے جو کچھ ان پیغامات میں ارشاد فرمایا ہے۔ ہم ان کے ایک ایک لفظ ایک ایک اشارے اور ایک ایک کنایہ پر عمل کریں گے۔ اور اسلام و احمدیت کی سربلندی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں گے۔ اور شیطان کا سر کچلنے کے لئے احمدیت ہم سے جن قربانیوں کا مطالبہ پیش کرے گی ہم بلا پس و پیش حاضر کریں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہمارے آقا! ہم سب خلافت حقہ پر دل و جان سے ایمان اور یقین رکھتے ہیں۔ اور ہم ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستگی اختیار کریں گے اور خلافت کے منکرین کی ریشہ دوانیوں کے خلاف ہمیشہ نبرد آزما رہیں گے ہم نے خلافت سے وابستگی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ہزاروں زندہ نشانات دیکھے ہیں۔ اور ہم علی وجہ البصیرت ان کے گواہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ہم پھر دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

ہم ہیں حضور کے ناچیز غلام:-

جملہ درویشان قادیان

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

اللہ تعالیٰ جب کسی قوم یا جماعت پر فضل کرنا چاہتا ہے تو ان کی بیداری اور ترقی کے ایسے ایسے رستے کھول دیتا ہے جو دوسرے حالات میں خیال تک میں نہیں آسکتے بلکہ بسا اوقات بظاہر تکلیف دہ حالات اور پریشان کن کوائف کو بھی ان کے لئے بالواسطہ رحمت کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ چنانچہ زیر عنوان شعر میں بھی جو غالباً حضرت مولانا رومی کا فرمودہ ہے۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اس شعر کے معنی یہ ہیں کہ:-

"جب خدا کی کسی مقبول جماعت
پر کوئی تکلیف آتی ہے تو اس
تکلیف کے پردے میں بھی اللہ
کی رحمت کا ظہور ہوتا ہے"

چنانچہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کی دو نمایاں مثالیں نظر آتی ہیں ایک غزوہ احد میں جب کہ مسلمانوں کو فتح ہوتے ہوتے بظاہر شکست اور ہزیمت کا منہ دیکھنا پڑا اور خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بری طرح زخمی ہو گئے۔ اور دوسرے غزوہ خندق میں جب کفار عرب کے مختلف قبائل اکٹھے ہوکر مدینہ پر حملہ آور ہوئے اور مسلمانوں پر عرصہ عافیت تنگ ہوگیا۔ اور جیسا کہ قرآن نے بیان کیا ہے۔ ان کے کلیجے منہ کو آنے لگے مگر ان دونوں موقعوں کے بعد خدا کی یہ پیاری قوم ان عظیم الشان زلزلوں کے بعد اس طرح کود کر اٹھی کہ جس طرح ایک ربڑ کا گیند زمین پر زور کے ساتھ مارے جانے کے بعد بڑی شدت کے ساتھ اچھل کر اٹھتا ہے۔ یہی نظارہ ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں نظر آتا ہے کہ ان کی ہر مصیبت ان کے لئے رحمت کا پیش خیمہ بن جاتی ہے چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی موجودہ بیماری بھی جماعت میں غیر معمولی بیداری اور غیر معمولی توجہ الی اللہ کا موجب بن رہی ہے۔

الفضل میں جو رپورٹیں چھپ رہی ہیں یا جو خطوط اس تعلق میں مجھے یا دوسرے مرکزی دوستوں کو موصول ہوئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ حضور کی اس بیماری کی وجہ سے جماعت کو دعاؤں اور نوافل کی طرف بہت زیادہ توجہ پیدا ہوگئی ہے اور صحابی اور غیر صحابی۔ بوڑھے اور جوان۔ مرد مستورات بلکہ بچوں تک میں ایک خوش کن روحانی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مثال کے طور پر مجھے راولپنڈی کی جماعت اور منٹگمری کی جماعتوں نے اطلاع دی ہے کہ حضور کی موجودہ بیماری میں نمازیوں کی حاضری اتنی بڑھ گئی ہے کہ بعض اوقات احمدیہ مساجد میں جگہ نہیں ملتی۔ راولپنڈی کے ایک دوست رشدی صاحب نے جو خدام الاحمدیہ کے رکن ہیں لکھا ہے کہ جہاں ہم احمدی نوجوانوں کو بار بار تحریک کرکے مسجد کی طرف بلاتے تھے اور پھر بھی ان میں سے کئی اپنی ملازمتوں یا کاروبار کی وجہ سے سستی کر جاتے تھے وہاں اب یہ حال ہے کہ مسجد میں اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ جگہ نہیں ملتی۔ یہی رپورٹ منٹگمری کے امیر چوہدری محمد شریف صاحب نے دی ہے کہ شروع میں صرف ایک دفعہ تحریک پر ہر بوڑھا اور جوان اور ہر مرد اور عورت بلکہ بچے تک مسجد کی طرف امڈے چلے آتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت کی رپورٹ سننے اور دعاؤں میں حصہ لینے کے لئے بے چین نظر آتے ہیں اور یہی حال اکثر دوسری جماعتوں کا ہے۔ یقیناً یہ وہی کیفیت ہے جسے مولانا روم نے اس شعر میں بیان کیا ہے کہ:-

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

یہ حرکت ایک طرف تو جماعت احمدیہ کی روحانی زندگی کی دلیل ہے۔ اور دوسری طرف وہ خدا کی غیر معمولی نصرت اور رحمت پر شاہد ہے۔ انسان کمزور ہے۔ وہ ہر حال میں ایک جیسی حالت پر قائم نہیں رہتا لیکن اگر وہ ہلائے جانے پر بیدار ہو جائے اور اپنی نیند چھوڑ دے۔ تو یہ بھی خدا کی ایک بڑی رحمت ہے۔ مگر کاش کہ وہ ہر حال میں جاگنا اور ہر حال میں چوکس رہنا سیکھ لے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:-

کہتے ہیں جوش الفت یکساں نہیں ہے رہتا
دل پر مرے پیارے ہر دم گھٹا یہی ہے

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۸/۵/۵۹

امسال قادیان میں
جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ
حسب دستور
۱۵، ۱۶، ۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء
منعقد ہوگا مقامات مقدسہ کی زیارت اور اجتماعی دعاؤں میں شرکت کیلئے دوست ابھی سے تیاری کریں اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ علمی، فقہی و تفسیری نکات و معارف

از مکرم حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد۔ لاہور

(۳)

طاعون احمدی (۴) قرآن کریم کی واضح پیشگوئی وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيَاتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ (جب لوگوں پر فرد جرم لگ جائے گا تو ہم اُن کو سزا دینے کے لئے ایک کیڑا زمین سے نکالیں گے جو ان کو کاٹ کر زخمی کرے گا اور یہ اسبات کی سزا ہوگی کہ اُس زمانہ کے لوگ ہمارے نشانات پر یقین نہیں لاتے تھے) کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے طاعون کو آپ کی صداقت دعوے کا کئی طرح نشان بنا دیا۔

(۱) طاعون کی وبا کا حضور کی رویا کے مطابق ظہور ہوا۔ جبکہ حضور نے کچھ عرصہ پہلے فرشتوں کو کریہہ منظر پودے لگاتے ہوئے دیکھا۔ اور پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون ہے جو عنقریب اس ملک میں پھوٹے گی۔

(۲) حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ میرے ظاہری گھر کی چار دیواری کے اندر رہنے والوں کو اس سے کلیتًہ محفوظ رکھے گا۔ اور کوئی ایک متنفس بھی اہل بیت سے اس مرض سے ہلاک نہ ہوگا اور یہ دعوے بہت عظیم الشان نشان ہے بشرطیکہ کوئی طالب حق خدا ترسی اور انصاف پسندی سے اس پر غور کرے۔ اور مندرجہ ذیل واقعہ اس کی تائید میں پیش کیا جاتا ہے۔ کسی کاذب میں اس قسم کے دعوے کی نہ جرأت ہو سکتی ہے اور نہ اس کے دعویٰ کے مطابق کبھی نشان ظاہر ہو سکتا ہے غور کرنے والوں کے لئے اس میں بہت بڑا سبق ہے۔ واقعہ یہ ہے اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ الہام ۲۸/ اپریل ۱۹۰۲ء یہ الہام بار بار ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے الدار کے رہنے والوں کو طاعون سے بال بال محفوظ رکھا۔ اس کے علاوہ ۴ مئی ۱۹۰۴ء کا واقعہ ہے جو البدر مورخہ ۸ و ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء میں درج ہے۔

"آج دن کو مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی طبیعت علیل ہو گئی اور درد سر اور بخار کے عوارض دیکھ کر مولوی صاحب کو شبہ گذرا کہ شاید طاعون کے آثار ہیں جب اس بات کی خبر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچی تو آپ فوراً مولوی صاحب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے "دار" میں ہو کر اگر آپ کو طاعون ہو پھر اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ کا الہام اور یہ سب کاروبار گویا عبث ٹھہرا۔ آپ نے نبض دیکھ کر ان کو یقین دلایا کہ ہرگز بخار نہیں ہے۔ تھرما میٹر لگا کر دکھلایا کہ پارہ اس حد تک نہیں ہے جس سے بخار کا شبہ ہو۔ اور فرمایا کہ میرا خدا کی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ اس کی کتابوں پر ہے"۔

اس واقعہ میں طالبان ہدایت کے لئے کئی سبق ہیں (۱) اول یہ دعوے کہ میرے گھر میں رہ کر کسی کو طاعون نہ ہو گی ایک کاذب یا مفتری اور متقوّل علی اللہ کو تو اپنی جان کے بچنے کی بھی اُمید نہیں ہوتی کجا کہ وہ تیس چالیس آدمیوں کے متعلق جو اس وقت اس کے گھر میں بود و باش رکھتے تھے یہ دعویٰ کرے کہ ان میں سے کوئی شخص طاعون سے نہیں مرے گا حالانکہ طاعون اس کے گھر کے نزدیک اردگرد رہنے والے ہندوؤں اور سکھوں کو تباہ کر رہی تھی اور آپ کے تین سخت مخالف اچھر چند سوم راج اور بھگت رام مدیران اخبار شبھ چنتک آپ کی پیشگوئی کے ماتحت طاعون سے ہلاک ہو چکے تھے۔

(۳) تیسرے طاعون کا نشان اس لحاظ سے بھی عظیم الشان نشان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص طور پر اس سے محفوظ رہنے کا الہامی وعدہ دیا جیسا کہ فرمایا اُحَافِظُکَ خَاصَّۃً میں تیری خاص حفاظت کروں گا کیا کوئی مفتری اس طرح کا دعویٰ کر سکتا ہے۔

(۴) چوتھے آپ نے فرمایا کہ میری جماعت بھی عام طور پر نمایاں حیثیت سے اس مرض سے بمقابلہ دیگر مخالف فرقوں اور قوموں اور مذہبوں کے محفوظ رہے گی چنانچہ اس زمانہ میں نہ صرف جماعت ہی محفوظ رہی بلکہ وہ پہلے سے ہزاروں ہزار کی تعداد میں ترقی کر گئی۔ اور حضور بطور لطیفہ ایسے احمدیوں کے نام طاعونی احمدی رکھا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ اس لئے احمدی ہو گئے کہ اُنہوں نے جماعت احمدیہ کے افراد کو تمام پنجاب اور ہندوستان میں نمایاں طور پر اس مرض سے محفوظ رہتے دیکھا اور اس چمکتے ہوئے نشان کو دیکھ کر مسخر ہو گئے۔ اس طاعون کے حشر آفرین زمانہ میں داخل ہوئے۔ اس زمانہ کے اخبارات سلسلہ البدر و الحکم میں شائع شدہ اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ ہزاروں ہزار لوگ داخل سلسلہ ہوئے۔ اگر وہ اس نشان کو نہ دیکھتے تو بھلا ہزارہا انسان ہندوستان کے ہر گوشہ سے جوق در جوق سلسلہ میں کیسے آ داخل ہوتے۔

(۵) پانچویں آپ نے فرمایا جو میرا مخالف طاعون سے محفوظ رہنے کا دعوے کریگا وہ ضرور اس مرض میں ہلاک ہوگا۔ کیا سوائے الٰہی بشارات کے کوئی انسان اتنا عظیم الشان دعوے کر سکتا ہے۔

(۶) چھٹے اس زمانہ میں آپ کے ساتھ مباہلہ کرنے والے یا آپ کے سخت معاند اس مرض سے ہلاک ہوئے۔ چنانچہ چراغدین مع دو بیٹوں کے ہلاک ہوا (۲) نیز غلام دستگیر قصوری (۳) محمد اسمٰعیل علی گڑھی (۴) مولوی ظفر الدین قاضی کوٹی (۵) سعد اللہ لدھیانوی

(۷) آپؑ نے اپنی جماعت کو طاعون کا ٹیکہ لگوانے سے بھی روک دیا۔ اور گورنمنٹ سے بھی اس خواہش کا اظہار کیا کہ میری جماعت کو ٹیکہ سے مستثنیٰ رکھا جائے۔ اور اس طرح بھی یہ طاعون کا نشان آپ کی صداقت کا نمایاں نشان بن گیا۔

بیعت کی مثال پھلدار درخت کے پیوند سے حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ والد ماجد جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ جو میرے مثنوی مولانا روم کے استاد بھی تھے ان سے میں نے سُنا۔ فرماتے تھے کہ جب مجھ پر حضرت اقدس علیہ السلام کی صداقت دعویٰ کھل گئی تو میں کشاں کشاں قادیان گیا۔ لیکن اس خیال سے کہ کوئی مجھے دیکھ کر پہچان نہ سکے۔ میں سر اور منہ کا اکثر حصہ کپڑے سے ڈھانکے رکھتا تھا کیونکہ خود پیری مریدی کرتے تھے یہ حجاب تھا کہ بیعت نہ کی جائے حضرت اقدس کے حضور ویسے ہی وقت گزار لیا جائے۔ پھر میں نے حضرت اقدس سے عرض کیا کہ اگر آپ کی تصدیق پر انسان کاربند رہے اور بیعت نہ کرے تو اس میں کیا حرج ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا شاہ صاحب بیعت کرنے سے پہلے انسان اس درخت کی مانند ہوتا ہے جس پر کوئی پیوند نہ لگے جیسے تخمی آم یا کھٹے بیر کا درخت۔ بیعت کی مثال پیوند کی طرح ہے جس طرح پیوند سے ناقص آم یا ناقص اور ناقابل التفات بیر کے درخت میں عمدہ و قیمتی آم اور پیوندی بیر کا پھل لگنا شروع ہو جاتا ہے اسی طرح بیعت کرنے کے بعد جو شخص کامل اور اعلیٰ پیدا ہو درخت کی مانند قیمتی موجود بن جاتا ہے۔ اس پر آپ نے حضرت اقدس کی بیعت کر لی اور سلسلہ حقہ میں داخل ہو کر واقعی گوہر نایاب بن گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت اقدس سے رشتہ داری کا بھی شرف بخش دیا۔

آپ کو داڑھیوں کا فکر ہے مجھے اُن کے ایمان کا فکر لگا ہے (۸) ایک بار حضور کی خدمت میں یہ شکایت کی گئی کہ بعض احمدی شریعت کے فرمان یا اسوۂ حسنہ رسول کے مطابق داڑھی نہیں رکھتے۔ اس پر آپؑ نے فرمایا کہ آپ کو داڑھیوں کا فکر ہے مجھے اُن کے ایمان کا فکر ہے جب ایمان پیدا ہو جائے گا تو وہ سنت نبوی سمجھ کر داڑھی رکھ لیا کریں گے اور یہ بات بھی یہی ہے کہ جس قدر کسی کو اپنے مطاع سے محبت ہوتی ہے اُسی قدر اُس کا رنگ اختیار کرنے کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ جب مخلص انسان دیکھتا ہے کہ میرے پیر اور مرشد اور مطاع نے تو اپنی داڑھی شریعت کے مطابق رکھی ہوئی ہے تو اگر اس میں حقیقی ایمان ہوگا تو وہ کرزن فیشن چھوڑ کر اسوۂ نبوی کو اختیار کرے گا۔ آجکل لوگوں کے لئے یہ بھی بہت بڑا مجاہدہ ہے۔ پہلے زمانہ میں داڑھی منڈوانا یا اپنے ہاتھ سے نائیوں کی طرح مونڈنا قابل شرم کام سمجھا جاتا تھا اب منہ پر داڑھی رکھنا موجب تضحیک و تذلیل قرار دیا جاتا ہے ؎

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

(۹) حضور نے قرآن پاک کی آیت وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بارہ میں ہے عجیب تفسیر فرمائی ہے کہ یہاں پر حضرت مسیح کو الساعۃ کی علامت اس لئے قرار دیا گیا ہے کہ حضرت مسیح اس بات کی علامت تھے کہ اب نبوت بنی اسرائیل سے بنی اسمٰعیل کی طرف منتقل ہونے والی ہے۔ الساعۃ سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی ساعت ہے آجکل کے مفسر ہر جگہ الساعۃ سے مراد قیامت ہی لیتے ہیں جو غلط طریق ہے پس حضرت مسیح کا بن باپ پیدا ہونا اس بات کی علامت تھی کہ اب بنی اسرائیل کے کسی فرد میں کسی نبی کا باپ بننے کی صلاحیت نہیں رہی اور اب سلسلہ نبوت امت موسویہ سے امت محمدیہ کی طرف منتقل ہونے والا ہے۔

(۱۰) ایک دفعہ کسی صاحب نے [illegible] موجودگی میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم [illegible] ہی لفظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا بھی ثبوت پیدا ہو جاتا ہے [illegible] لفظ سے ایک بات کا استدلال بھی [illegible] ہے کہ سب تمام [illegible] امت محمدیہ [illegible] پیدا ہوں [illegible] ہمارے دعویٰ کا ثبوت [illegible] بھی مل جاتا ہے [illegible] مجلس میں سے [illegible] کا ذہن [illegible] کی طرف نہ گیا [illegible] نے خود [illegible] فرمایا کہ [illegible]

(باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی متعنا اللہ بطول حیاتہٖ کی صحت کے متعلق

ڈاکٹری رپورٹوں کا خلاصہ

قادیان ۱ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ہفتہ زیر اشاعت الفضل میں جو صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے ڈاکٹری رپورٹیں شائع ہوئیں ان کا خلاصہ تاریخ وار درج ذیل ہے:۔

ربوہ ۲۴ رمئی (بوقت سوا نو بجے شب) آج بعد دوپہر تک حضور کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی صبح سے شام کے چار بجے تک حضور کو چار مرتبہ اسہال کی شکایت محسوس ہوئی جس کی وجہ سے کچھ ضعف محسوس فرمایا۔ نقرس کی تکلیف میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے افاقہ رہا۔ شام کے وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

ربوہ ۲۶ رمئی (بوقت سوا نو بجے صبح) کل صبح سے عصر تک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت عام طور پر اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ عصر کے بعد کچھ اعصابی ضعف اور بے چینی شروع ہوگئی جو رات سونے تک جاری رہی۔ رات نیند اللہ کے فضل سے اچھی آگئی۔ آج صبح طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے بیماری کے ایک حصہ میں تو آہستہ آہستہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے فرق پڑ رہا ہے۔ مگر ایک حصہ میں بہت خفیف سا فرق پڑتا ہے۔ کبھی تکلیف بڑھ جاتی ہے کچھ فرق محسوس ہوتا ہے۔

ربوہ ۲۸ مئی (بوقت پونے دس بجے صبح) کل تمام دن حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی رات نیند بھی اچھی آگئی۔ مگر آج صبح ساڑھے آٹھ بجے جب اُٹھ کر بیٹھنا چاہا تو یکدم [illegible] کی حالت طاری ہوگئی ٹھنڈے پسینے شروع ہو گئے اور نبض بہت کمزور ہو گئی۔ چنانچہ اُسی وقت فوری ٹیکے وغیرہ کئے گئے۔ اب ایک گھنٹہ بعد طبیعت قدرے سنبھلی ہے مگر ابھی قابل فکر ہے۔ (از ضمیمہ الفضل بابت ۲۸ رمئی ۱۹۵۹ء)

تفصیلی اطلاع (از الفضل ۲۹ رمئی ۱۹۵۹ء)

ربوہ ۲۸ رمئی۔ کل اخبار الفضل کے ضمیمہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچانک تشویشناک طور پر خراب ہو جانے کی رپورٹ خاکسار کی طرف سے شائع ہو چکی ہے اب تفصیلاً احباب کی خدمت میں رپورٹ پیش ہے۔

کل صبح پونے نو بجے کے قریب حضرت اقدس نے جب اُٹھ کر بیٹھنا چاہا تو شدید ضعف کی شکایت فرما کر لیٹ گئے۔ اسی وقت خاکسار نے حضور کو دیکھا تو محسوس کیا کہ نبض کمزور ہو رہی تھی۔ ٹھنڈے پسینے آنے شروع ہو گئے تھے جسم سرد ہو گیا تھا۔ اور چہرہ کا رنگ بالکل زرد پڑ گیا تھا۔ چنانچہ فوری طور پر طاقت کا ٹیکہ کیا گیا۔ مگر پندرہ منٹ تک طبیعت میں کوئی خاص فرق محسوس نہ ہوا۔ تو پھر ایک اور زیادہ مقدار میں طاقت کا ٹیکہ کیا گیا۔ اس ٹیکے کے بعد سے محض اللہ تعالےٰ کے خاص فضل سے حضور کی طبیعت سنبھلنی شروع ہوگئی۔ اور دو گھنٹہ بعد خدا تعالےٰ کے فضل سے طبیعت بحال ہو کر کمزوری کا شدید دورہ دور ہو گیا۔ اس اثناء میں لاہور صاحبزادہ میاں مظفر احمد صاحب کو فون کیا گیا کہ کسی ڈاکٹر کو لے کر فوری ربوہ آجائیں۔ چنانچہ پونے ایک بجے مکرم میاں صاحب کرنل ضیاء اللہ صاحب کو لے کر ربوہ پہنچ گئے۔ کرنل صاحب نے حضور کا اچھی طرح معائنہ فرمایا اور رائے ظاہر کی کہ جو دورہ حضور کو ہوا تھا اس کا تعلق براہ راست دل سے نہیں تھا۔ بلکہ جسم کے دوسرے حصہ کی شریانوں کے یکدم پھیل جانے سے جسم میں دورانِ خون کم ہو کر خون ان شریانوں میں جمع ہونا شروع ہو گیا تھا۔ اور دل کی طرف خون کی سپلائی کم ہو گئی تھی لہٰذا دل پوری طرح دماغ کی طرف خون نہیں پہنچا سکتا تھا جس کے نتیجہ میں یہ دورہ ہوا۔ اس کیفیت کو طبی اصطلاح میں Vaso motor syncope یا Peripheral circulatory collapse کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ شدید اعصابی ضعف یا گرمی کے باعث جسم کے مختلف نمکوں (Salts) کی مقدار کا تناسب کم ہو جانا ہوتی ہے۔

دوپہر کے بعد شام تک حضور کی طبیعت صبح والے دورے کے باعث کافی ضعف محسوس کرتی رہی۔ البتہ رات نیند الحمدللہ اچھی آگئی۔ اس وقت عام طبیعت تو خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے مگر کل کے دورہ کی وجہ سے اعصابی ضعف کی کافی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

ربوہ ۲۹ رمئی (بوقت سوا نو بجے صبح) پرسوں جو ضعف دورانِ خون کا دورہ حضور کو ہوا تھا اس کے نتیجہ میں کل دن بھر حضور کو ضعف اور اعصابی کمزوری کی شکایت رہی۔ رات نیند آگئی۔ آج صبح سے کچھ بے چینی اور دماغی کمزوری کی شکایت فرما رہے ہیں۔

ربوہ ۳۰ رمئی (بوقت ساڑھے نو بجے صبح) کل صبح سے تین بجے تک حضور کی طبیعت سخت گھبراہٹ اور بے چینی کے باعث خراب رہی اس کے بعد اللہ تعالےٰ کے فضل سے طبیعت میں سکون ہوا۔ اور حضور نے کچھ آرام فرمایا اور شام کے قریب طبیعت بہتر ہو گئی۔ رات نیند تو آگئی مگر وقفوں کے بعد۔ اس وقت صبح طبیعت میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے سکون ہے۔ مگر بائیں ٹانگ میں درد کی شکایت فرماتے ہیں۔ کل سے کچھ حرارت ہو گئی ہے۔

ربوہ ۳۱ رمئی۔ (ساڑھے نو بجے صبح) کل دن بھر حضور کو ضعف اور بے چینی کی کافی تکلیف رہی اور تمام دن حرارت بھی رہی شام کے وقت طبیعت میں کچھ سکون ہوا۔ مگر پھر بعد مغرب ضعف اور اعصابی کمزوری کی شکایت شروع ہو گئی جو سوتے تک جاری رہی۔ نیند کچھ دیر سے آئی۔ مگر الحمد للہ کہ صبح تک پھر نیند اچھی آگئی۔ اس وقت عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے کل کی نسبت بہتر ہے۔ حرارت بھی نہیں۔ کل سے بائیں پاؤں میں نقرس کی ہلکی تکلیف شروع ہے۔

احباب جماعت التزام سے اور نہایت درد و الحاح سے حضور کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں تا اللہ تعالیٰ ہم سب بیکسوں کی دعائیں سنے اور ہمارے پیارے امام کو جلد از جلد کامل شفا عطا فرمائے اور صحت کے ساتھ کام کرنے والی بے عدیل زندگی عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

سپین میں تبلیغ اسلام

مختلف سوسائٹیوں میں تقاریر، انفرادی تبلیغ اور لٹریچر کی تقسیم

از مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین

کیتھولک مجلس عمل میں تبلیغ

ایک روز اخبار میں اعلان پڑھا کہ "موجودہ مشکلات کا حل" پر ایک لیکچر ہوگا جب خاکسار وہاں گیا تو معلوم ہوا کہ کیتھولک مجلس عمل کے زیر اہتمام لیکچر ہے لیکچر کے بعد خاکسار نے پادری صاحب کو جو اس لیکچر کے صدر تھے خطاب کرتے ہوئے عرض کیا کہ جب تک بنی نوع انسان اپنے اندر اعلیٰ اور بلند اخلاق پیدا نہیں کرتے موجودہ مصائب کا ہرگز حل نہ ہوگا۔ نیز بتایا کہ انسان روحانیت میں ہرگز ترقی نہیں کر سکتا جب تک اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان نصیب نہ ہو۔

ایک وکیل صاحب اور ان کے ایک دوست نے مجھ سے گفتگو کرنے کے خاص شوق کا اظہار کیا۔ چنانچہ باہر نکل کر انہیں تبلیغ کی۔ انہوں نے دو کتب حاصل کر لیں۔ اپنی کار میں مجھے میرے گھر تک چھوڑنے آئے۔ اگلے ہفتہ پھر لیکچر تھا "غریب کی مدد" چونکہ وکیل صاحب نے بھی اصرار کیا تھا کہ اگلے ہفتہ آپ پھر آئیں۔ اس لئے دوبارہ گیا۔ لیکچرار صاحب نے انجیل اور بائیبل سے بہت سے حوالے پیش کئے کہ غریب کی مدد کرنی چاہیئے۔ پھر بعض فلاسفروں کے اقوال بھی پیش کئے کہ صدقہ خیرات کیا ہے۔ آخر میں کارل مارکس اور کمیونزم کے اصولوں کو بیان کر کے ان کی تردید کرنی چاہی۔ لیکچر کے بعد خاکسار نے کہا کہ بیشک لیکچر تو بہت اچھا تھا۔ بڑے اچھے دلائل پیش کئے ہیں مگر جب تک ہم عملی طور پر ضرورتمندوں کی ضروریات پوری نہ کریں اور اپنے مال و دولت کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی رضا کے حصول کے لئے خرچ نہیں کریں گے۔ دنیا کی مشکلات کسی طرح دور نہ ہوں گی۔

پادری صاحب کی خدمت میں خاکسار نے عرض کیا کہ از راہ مہربانی "اسلام کا اقتصادی نظام" سے ایک اقتباس پڑھ کر سُنا دیں جس میں غریبوں کے حقوق کا خیال رکھنے کی تاکید ہے۔ چنانچہ انہوں نے وہ پیرا گراف پڑھ کر مجلس کو سُنا دیا کہ اگر امراء طوعی طور پر اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر اپنی دولت میں غرباء کا حصہ دیں گے۔ تو خدا تعالیٰ اپنی قدرت سے ان کو آنے والے خطرات سے بچائے گا۔ ورنہ خطرہ ہے کہ عوام بغاوت پر نہ اُٹھ کھڑے ہوں۔ چونکہ لیکچر کے ریکارڈ کرنے کا انتظام تھا۔ اس کے ساتھ میری گفتگو اور پادری صاحب نے جو سیدنا حضرت المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کی تقریر اسلام کا اقتصادی نظام کا اقتباس پڑھ کر سنایا بھی ریکارڈ ہو گئی۔

ایک ہسپانوی فوجی جرنیل کو تبلیغ

ایک فوجی جرنیل صاحب بھی مجلس میں موجود تھے۔ انہوں نے کتاب دیکھنے کے لئے طلب کی۔ بعد میں دونوں کتب خرید لیں اور اپنا کارڈ بھی دیا۔ اسی طرح ایک اور صاحب کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ ان کو بھی مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔

مذہب کے شعبہ اسلامیات کے سیکرٹری کو تبلیغ

سیکرٹری صاحب موصوف کے ایک لیکچر میں شامل ہوا۔ وہاں ان سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ کہنے لگے مجھے اسلام پسند ضرور ہے اور میں اسلام کی صداقت کا دل سے قائل ہوں۔ ہماری جماعت کا بھی انہیں علم تھا۔ اسلام کا اقتصادی نظام اور اسلامی اصول کی فلاسفی حاصل کر کے بے حد خوش ہوئے۔ وعدہ کیا کہ اگر پرتگال واپس جانے سے قبل وقت ملا۔ تو آپ سے مل کر جاؤں گا۔ ... کے ایک ... سے بھی تعارف ہوا۔ اسی طرح ایک ہسپانوی وکیل صاحب نے اسلام کے متعلق دو تصنیفات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ خاکسار نے انہیں مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔ اسی طرح بعض اور لوگوں سے بھی تعارف کا موقعہ ملا۔

ایک روز ... کے ایک گاؤں کے دوست نے اسلام کی تبلیغ میں خاص دلچسپی لی اور اسلام کا اقتصادی نظام اور اسلامی اصول کی فلاسفی خریدی۔ ایک دوست کو مفت کتب پڑھنے کے لئے دیں۔

پروٹسٹنٹ چرچوں میں جاکر تبلیغ

دو پروٹسٹنٹ چرچوں میں گیا مگر کیتھولک لوگوں کی طرح ان لوگوں میں بھی رواداری نہیں پائی جاتی۔ بعض لوگوں کو جو ملاقاتی کارڈ تقسیم کر کے مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔ تو پادری صاحب غضبناک ہو گئے۔ کہ ہمارے لوگوں کو بہکانے کے لئے آئے ہو۔ لوگوں میں کارڈ مت تقسیم کریں۔ ان کے ایسا کہنے پر تین چار افراد کو میرے ساتھ گہری ہمدردی ہو گئی۔ اور الگ ہو کر مجھ سے اسلام کے متعلق دلچسپ سوال کرتے رہے۔ ان کو کتب مطالعہ کے لئے دیں۔ پادری صاحب سے میں نے کہا کہ ہر انسان ایک سچائی کو مانتا ہے۔ اس کے ورغلانے یا بہکانے کا سوال ہی نہیں آپ ہمارے مشن میں شوق سے آئیں اور اپنے مذہب کی باتیں بیان کریں۔ تبلیغ کریں۔ مجھے تو ہرگز اس کا کبھی کوئی خوف پیدا نہیں ہوا جس کا پادری صاحب کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

یوگا کے ماننے والوں میں تبلیغ کا موقعہ

انہی دوستوں میں سے ایک نے بتایا کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو آپ کو ایک ایسی سوسائٹی میں لے چلیں جو مذہب کے معاملہ میں متعصب نہیں اور ان میں رواداری پائی جاتی ہے۔ یہ لوگ ایک کافی ہاؤس کے نچلے حصہ میں جمع ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس دوست کے ہمراہ وہاں گیا تو چالیس کے قریب مرد و زن جمع تھے۔ لیکن ۱۱ بجے سے ۲ بجے رات تک صاحب صدر کی تقریر تھی۔ صدر صاحب نے کہا کہ اگر آپ انتظار کر سکتے ہیں۔ تو بعد میں آپکو بولنے کا موقعہ دے دیا جائے گا درمیان میں جب کچھ عرصہ کے لئے چند منٹ آرام کا موقعہ دیا۔ تو خاکسار نے انگریزی میں قبر مسیح کا اشتہار سب کو دے دیا اور فرنچ زبان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی اطلاع کے متعلق ٹریکٹ تقسیم کئے۔ بعد میں مجھے بولنے کا وقت دیا۔ میں نے ان کو بتایا کہ انسان کی حقیقی نجات ... معرفت اور تزکیہ نفس میں مضمر ہے۔ بعد میں متعدد دلچسپ سوالات کئے گئے۔ جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ میں نے بتایا کہ اسلام کے اصول ہر قوم، ہر زمانہ کی ضروریات کو پورا کرنے والے ہیں۔ اور بنی نوع انسان کے لئے کامل ہدایت ہے۔

ایک پبلشر اور اس کے بعض دوستوں نے مجھے کھانے پر مدعو کیا۔ اور اسلام کے متعلق تبلیغ کو دلچسپی سے سُنا۔ ایک ڈاکٹر آف لاء بھی ان میں موجود تھے۔ جن کا نام المائدہ ہے۔ میں نے کہا کہ آپ کا عربی نام ہے۔ آپ اسلام کی سچائی کو قبول کر کے حقیقی روحانی المائدہ بن سکتے ہیں میں نے وفات مسیح کا مسئلہ تفصیل سے بیان کیا۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشخبری سُنائی۔ اُنہیں مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔

تبلیغ کے متعدد مواقع

ایک کتب فروش کی دکان پر پانچ چھ احباب کو جو تعلیم یافتہ ہیں تبلیغ کا موقعہ ملا۔ بعض کو سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ پارلیمنٹ سے ایک عربی پروفیسر صاحب کو خط لکھا۔ ایک دکان کے منیجر صاحب کو اسلامی اصول کی فلاسفی مطالعہ کے لئے دی۔ فلاسفی کے ایک گریجوایٹ کو ایک گھنٹہ تبلیغ کی۔ لٹریچر مطالعہ کے لئے لے گئے۔ ایک نومسلم جو کوئمبیا چلے گئے ہیں۔ ان کے گھر جا کر ان کے والدین کو تبلیغ کی۔ دو پولیٹیکل سائنس کے طالب علموں کو تبلیغ کی۔ ایک دوا کی فرم کے مالک کو تبلیغ کی اُنہوں نے ہر دو کتب حاصل کیں۔ ایک نوجوان کبھی کبھی رات کو انگریزی کا سبق لیتے ہیں۔ اور ان کو تبلیغ ہوتی رہتی ہے۔

تین چار خواتین گھر پر تشریف لائیں اور اُنہیں تبلیغ کی۔ بعض سلسلہ کا لٹریچر لے گئیں۔ بعض نومسلم احباب بھی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ایک فیملی کے گھر جا کر انہیں تبلیغ کی۔ ایک نومسلم دوست بیمار ہیں۔ تیمارداری کے لئے گیا۔ وہاں پانچ چھ افراد کو تبلیغ کا موقع ملا۔ ان سب کو مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔ خطبہ عید میں میں نے بتایا کہ مومن کی حقیقی عید تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حاصل ہو جاتا ہے۔ اس حقیقی عید کے حصول کے لئے انسان کو ہر وقت کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔

اس ملک میں کھلے تبلیغ ابھی تک نہیں ہوئی۔ جس کے لئے اشتہارات تقسیم کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ کثیر لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچ جائے۔ مگر چونکہ ملکی قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اسی لئے فی الحال انفرادی تبلیغ ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ صبر آزما حالت جلد بدل جائے۔ اور ملک میں مذہبی آزادی قائم ہو جائے تا ان لوگوں کو توحید خالص کا اسلام اور احمدیت کے ذریعہ پتہ لگے۔ اور یہ بھی اسی شیریں چشمہ سے آب حیات حاصل کر کے ابدی زندگی حاصل کریں۔

درخواست دعا

جناب ... احمد صاحب پال ہماری جماعت کے ایک ... دوست ہیں اپنے کام کو وسعت دیتے ہوئے آپ ستمبر ... میں مزید فرنیچر (؟) کے کام کا اعلیٰ پیمانے پر اجراء فرما رہے ہیں۔ حضرت اقدس و درویشان قادیان و مخلصین جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پال صاحب موصوف کے اس کاروبار میں ظاہری اور باطنی اعتبار سے برکت عطا فرمادے اور سلسلہ کی ترقی کا باعث بنائے۔ اور آپکا اور آپکے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار عبدالحق فضلی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ڈچ گی آنا میں تبلیغ اسلام

ریڈیو پر تقاریر۔ مختلف اجلاسوں میں شمولیت۔ معززین سے ملاقاتیں

ڈچ گی آنا جنوبی امریکہ مشن کی رپورٹ از جنوری تا اپریل ۱۹۵۹ء

(از مکرم شیخ رشید احمد صاحب انچارج ڈچ گی آنا مشن)

عرصہ زیر رپورٹ میں بذریعہ ریڈیو ۹ تقاریر مختلف عنوانات پر کی گئیں۔ مثلاً حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا فیضان، اسلام اور سائنس، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے، رمضان کی فلاسفی وغیرہ۔ نیز خاکسار کی مساعی کے نتیجہ میں بذریعہ ریڈیو تلاوت قرآن کریم نشر کی جانے لگی۔ ریڈیو [illegible] والوں نے خاکسار کی تلاوت قرآن کریم کا ٹیپ ریکارڈ تیار کر کے رمضان المبارک کے ایام میں متعدد مرتبہ خصوصیت کے ساتھ نشر کیا اس سے قبل کبھی بھی ریڈیو پر تلاوت قرآن نشر نہیں ہوئی۔ تلاوت قرآن نشر کرنے کی کوشش کو عوام نے بہت پسند کیا۔ چنانچہ یہاں کے سابق وزیر انصاف جب مجھے ملے تو انہوں نے بہت مسرت کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد دی۔ مختلف مواقع پر متعدد میٹنگز میں شریک ہوا۔ اسی سلسلہ میں خاکسار S.N.H کلب ہال میں ڈاکٹر [illegible] کے لیکچر بعنوان "ہندو مذہب" میں شریک ہوا ڈاکٹر موصوف [illegible] یونیورسٹی ہالینڈ کی طرف سے یہاں پر ہندو مذہب کے رسم و رواج اور تہذیب و تمدن پر کتاب لکھنے کی غرض سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ تقریر سے قبل S.N.H کے صدر نے ڈاکٹر [illegible] speech [illegible] سے خاکسار کا تعارف کرایا۔ ۸ بجے شام صدارتی ریمارکس کے ساتھ لیکچر کا آغاز ہوا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ وقفہ سوالات میں متعدد افریقن باشندوں نے ڈاکٹر موصوف سے ہندو مذہب میں ذات پات کی تمیز پر سوال کیا۔ ڈاکٹر صاحب کی طرف سے غیر تسلی بخش جواب ملنے کی وجہ سے چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ اس موقع پر خاکسار نے صاحب صدر سے اجازت لے کر اس سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ اس کا جواب صرف اور صرف قرآن پاک ہی دے سکتا ہے۔ جو اپنی کاملیت لفظی اور معنوی کے لحاظ سے عدیم المثال کتاب ہے۔ اسلام کامل مساوات کا حامل ہے۔ اس میں رنگ نسل اور ذات پات معیار برتری و تفوق نہیں بلکہ تقویٰ اور اعمال حسنہ معیار فوقیت ہیں۔ خدا کے فضل سے اس طرح سامعین کی توجہ اسلام کی طرف مبذول ہو گئی۔ جس کی وجہ سے دو گھنٹہ تک خاکسار لوگوں کے مختلف سوالات کے تسلی بخش جوابات دیتا رہا۔ اختتام کارروائی پر ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کی اہلیہ نے میرے پاس آنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ خاکسار نے بخوشی وقت مقرر کر لیا۔ جس کے مطابق ڈاکٹر موصوف معہ بیگم تشریف لائے۔ خاکسار ڈاکٹر صاحب کے ساتھ اور خاکسار کی اہلیہ ڈاکٹر صاحب کی بیگم سے مصروف گفتگو رہے۔ مذہب اسلام کے متعلق خاکسار کی اہلیہ نے ان کو معلومات بہم پہنچائیں۔ نیز کتب سلسلہ کا ایک سیٹ بطور تحفہ پیش کیا۔ خاکسار نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں ان کی مجوزہ کتاب میں ایک باب مذہب اسلام پر لکھنے کی تجویز پیش کی۔ جس کے لئے ہر طرح کی امداد کی پیشکش بھی کی۔ اس لیکچر میں صرف خاکسار ہی ایک مسلمان شریک تھا۔ ہماری اس شرکت کا فائدہ ہمیں یہ ہوا کہ نوجوان ہندوؤں اور دیگر افریقن غیر مسلموں کی توجہ مذہب اسلام کی طرف مبذول ہوئی ہے۔ استفسار کرنے والوں میں ایک عیسائی پادری بھی تھے۔

اسی طرح ایک دوسری میٹنگ بہائی مذہب والوں کی طرف سے جنوبی امریکہ کے مشنوں کی انچارج Mrs Worly کی ڈچ گی آنا میں آمد پر منعقد کی گئی۔ اس سے قبل یہاں کے ایک نامزد مبلغ Mr Friedland کے پبلک لیکچر میں خاکسار کے سوالات کے جوابات نہ دینے کی وجہ سے بہائیوں کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا تھا جس کی وجہ سے اب ہمیں اپنی پرائیویٹ میٹنگوں میں مدعو نہیں کرتے مگر ایک غیر مسلم دوست جو احمدیت سے دلچسپی رکھتے ہیں اپنے ہمراہ خاکسار کو وہاں لے گئے۔ Mrs Worly نے مختصر تقریر کی جس کے بعد خاکسار نے اس پر سوالات کئے جن کے نتیجہ میں گرما گرم بحث کا آغاز ہو گیا۔ خاکسار جب بہائیوں کی شریعت اقدس یا دیگر کتب کے حوالہ جات پیش کرتا تو وہ انکار کر دیتیں کہ یہ بات اقدس میں نہیں۔ اس پر خاکسار نے ان سے مطالبہ کیا کہ آپ بہائیوں کی مبلغ ہیں آپ کے پاس تو ضرور اقدس ہو گی آپ وہ مجھے دیں خاکسار یہ حوالہ جات اس کتاب سے مہیا کر دیگا۔ خاکسار کا یہ مطالبہ Mrs Worly کو مہنگا پڑا۔ کیونکہ کتاب تو ان کے پاس تھی نہیں۔ اس پر میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ دیانتداری سے بتائیں کہ آپ نے کتاب اقدس دیکھی بھی ہے یا نہیں۔ خدا کی قدرت بے ساختہ ان کے منہ سے "نہیں" نکل گیا جس پر شرمندگی سے کہنے لگیں اقدس بہائی انٹرنیشنل ہاؤس آف جسٹس میں موجود ہے۔ ۱۹۶۳ء میں چھپے گی اس سے قبل نہیں۔ خاکسار نے Mrs Worly کو دس سوال بھجوائے جن کا جواب حسب وعدہ آج تک ارسال نہ ہوا۔ انفرادی طور پر مختلف معزز سرکاری افسروں کو پیغام حق پہنچایا گیا اس ضمن میں قابل ذکر ڈائریکٹر آف سنٹرل بنک Mr Groenman اور ان کی اہلیہ ہیں۔ ڈائریکٹر موصوف پاکستان میں کچھ عرصہ مقیم رہتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ان کی اہلیہ کو مسیح کی وفات کے متعلق تحقیق کی جستجو اس قبر کو دیکھ کر پیدا ہوئی جبکہ وہ کشمیر بغرض سیر کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔ مگر ہمیں ایسا لٹریچر نہیں ملا جس میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی گئی ہو خاکسار نے انکو مزید تحقیق کے لئے لٹریچر مہیا کیا۔

اسی طرح امریکہ کے نئے قونصل برائے ڈچ گی آنا Mr. R. Millares کی آمد پر خاکسار نے انکو خوش آمدید کہا۔ ایک گھنٹہ تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مساعی اور جماعت کی غرض و غایت بتانے کے علاوہ انکے پاکستان کے متعلق استفسارات کے جوابات بھی دیئے۔ اس موقعہ پر سلسلہ کی کچھ کتب بھی بطور تحفہ ان کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ اس ملاقات کے چند ہی دن بعد ان کی خواہش پر دوبارہ امریکی سفارت خانہ میں ان سے ملا۔ اس دفعہ خصوصیت سے کشمیر موضوع گفتگو تھا۔

اسی عرصہ میں ٹرینیڈاڈ سے برادرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ یہاں تشریف لے آئے۔ جن کی آمد سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کیلئے ایک معروف تبلیغی پروگرام ترتیب دیا گیا۔ مختلف چوٹی کے اخبارات میں انکے انٹرویو شائع کروانے کا اہتمام کیا۔ ریڈیو پر تقریر کروائی گئی۔ نیز وزیر اعظم کی خدمت میں ڈچ ترجمہ قرآن کی پیشکش کے ساتھ خاکسار نے ایک ایڈریس پڑھا جس میں سلسلہ احمدیہ کی تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت کو پیش کیا۔

وزیر اعظم نے شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب کی خبر S.D.V. R اور A.N.P نے اخبارات کو مہیا کی نیز ملک کے تمام ریڈیو سٹیشنز سے یہ خبر نشر کی گئی۔ اس تقریب کے فوٹو اخباری طور پر لئے گئے۔ یہاں کے مشہور روزنامہ De West Tijd میں خاکسار کا ایک مضمون ضرورت احادیث شائع ہوا۔ پریس کے ساتھ ہمارے مشن کے تعلق خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پذیر ہیں۔

خاکسار اس عرصہ میں الفرام سیخن گاؤں ۲۲ دن کی جماعت میں قائم کردہ سکول کی نگرانی بھی کرتا رہا۔ علاوہ ازیں ہسپتال میں جا کر مریضوں کی تیمارداری بھی کی گئی — احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تبلیغ اسلام کے میدان میں مزید ترقیات عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

کراچی کے ایک خطیب کے نام احمدی مبلغ کا مکتوب

(۲)

مسجد فتح اللہ روڈ کراچی کے خطیب مولوی نظام الدین صاحب کچھ دنوں سے کراچی کے عوام کے سامنے یہ جھوٹا پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مرزا صاحب سے مباہلہ کیا تھا چنانچہ ایک ماہ کا عرصہ ہوا کہ دوران تبادلہ خیالات انہوں نے اسی مضمون کی ایک تحریر بھی ثبت دستخط لکھ دی جس پر خاکسار نے انکو ان کے دعویٰ کی ثابت کرنے کے لئے ایک چیلنج دیا جو بدر قادیان بابت ۱۸ مئی ۱۹۵۹ء میں چھپ چکا ہے۔ خطیب صاحب ابھی تک اس چیلنج کا جواب تو نہیں دے سکے لیکن عوام میں اپنا جھوٹا پروپیگنڈا ابھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اسلئے مندرجہ ذیل چٹھی ان کو لکھی گئی:۔

"جناب مولوی نظام الدین صاحب خطیب مسجد فتح اللہ روڈ کراچی۔ السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ بتاریخ ۲۵/۴/۵۹ آپ کو ایک چٹھی خاکسار نے لکھی تھی جس کی نقول بعض چیدہ علماء کراچی کی خدمت میں بھی بھیجی گئی تھیں اس چٹھی میں مباہلہ کے متعلق وضاحت کی گئی تھی اور آپکو ایک کھلا چیلنج دیا گیا تھا کہ آپ اپنی تحریر کے مطابق کبھی بھی یہ ثابت نہیں کر سکیں گے کہ ثناء اللہ صاحب نے مباہلہ کیا۔ آپ نے ابھی تک اس چیلنج کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اور مجھے کل ہی معلوم ہوا ہے کہ آپ چند یوم حج بیت اللہ کیلئے جا رہے ہیں۔ ایسی صورت میں آپ سے گذارش ہے کہ آپ ہمارے چیلنج کا جواب دے کر جائیں۔

بات یہ ہے کہ آپ عوام میں یہ جھوٹ بولتے رہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مرزا صاحب سے مباہلہ کیا تھا۔ حالانکہ آپ دلائل سے کبھی بھی اس بات کو ثابت نہیں کر سکتے۔ لہذا یا تو آپ آئندہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مباہلہ کا نام لینا ترک کر دیں اور اپنی غلطی کا اعتراف کریں اور یا ہمارے چیلنج کا جواب دیں۔ اور اگر آپ ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک پر بھی کاربند نہ ہوں تو آپ بتائیں کہ آپکا عزم حج کیا معنی رکھتا ہے؟

اتمام حجت کے طور پر بذریعہ چٹھی ہذا آپکی خدمت میں تحریر ہے کہ اگر آپ نے ابھی تک چیلنج کا جواب تیار نہیں کیا تو حج پر جانے سے قبل اپنے ہم مشیروں میں سے کسی ایک کو اپنا قائمقام بنا جائیں تاکہ آپکی عدم موجودگی میں چیلنج کا جواب طلب کیا جائے۔ لیکن ایسے شخص کو آپکا قائمقام آپکی عدم موجودگی میں تب تسلیم کیا جائے گا جبکہ آپ دو دن کی ایک تحریر اس مضمون کی دو تین یوم تک خاکسار کے پاس پہنچ جائے کہ آپکے قائمقام کا جواب چیلنج اور قائمقام کو آپکی تحریر مسلم ہے اور اگر ان باتوں میں سے کسی ایک پر بھی عمل نہ کرینگے تو ہر سنجیدہ انسان پر آپکے قصد حج کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ والسلام خاکسار قریشی عبدالحق نفل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی ۱۱/۵/۵۹ — نقول برائے اطلاع بخدمت:۔ (۱) جناب مولانا محمد یوسف صاحب صوفی جمالی صدر جمعیۃ العلماء (۲) جناب مولانا مشتاق احمد صاحب مفسر قرآن (۳) جناب مولانا حافظ ضمیر الدین صاحب خطیب برنس مسجد (وہ ونسپل کمشنر) (۴) جناب مولانا نعمت اللہ صاحب اوکھوی خطیب جامع مسجد (۵) جناب مولانا غلام مصطفےٰ صاحب خطیب مسجد بندری محلہ

نشہ کا نفسیاتی جائزہ

از محترمہ قیصرہ جبیں صاحبہ متعلمہ آئی۔اے مظفر پور

نشہ ایک عام فہم لفظ ہے اور یہ لفظ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ نشیلی چیزوں میں شراب، تاڑی، گانجا، بھانگ، حقہ، سگریٹ، بیڑی سبھی چیزیں شامل ہیں۔ اس مختصر مضمون میں گنجائش نہیں کہ ان ساری چیزوں کے نقائص پر روشنی ڈالی جاسکے۔ اس لئے صرف سگریٹ اور شراب کے بیان پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ دوسری چیزوں کے بارے میں لکھنا اس لئے بھی مشکل ہے کہ ان چیزوں کے متعلق اعداد (Data) نہیں ملتے۔

سگریٹ

اس صدی میں یہ عادت بہت عام ہوگئی ہے۔ کیا امیر اور کیا غریب، کیا شہری اور کیا دیہاتی سب سڑکوں پہ دھواں اڑاتے پائے جاتے ہیں۔ مجموعی تعلیم یافتہ طبقہ بھی اس بات کو جانتا ہے کہ اس عادت سے کوئی فائدہ نہیں اور نقصان بہت ہے کینسر Cancer، گلا میں خراش، دمہ، کھانسی وغیرہ امراض سگریٹ پینے والوں میں عام طور سے پائے جاتے ہیں۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ ان نقائص کے باوجود سگریٹ پینے والوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

پچھلے پانچ سالوں میں انگلستان میں سگریٹ کا خرچ ۹,۰۰۰ millions سے بڑھ کر ۰۰۰ ,۹۴ ملین ہوگیا ہے۔ اس وقت وہاں ۷۰ فی صدی مرد اور ۴۲ فی صدی عورتیں سگریٹ استعمال کرتی ہیں۔ عام طور پر ایک مرد ۲۴ گھنٹہ میں ۱۴ سگریٹ اور ایک عورت ۸ سگریٹ استعمال کرتی ہے۔ ریڈرز ڈائجسٹ بابت جنوری ۱۹۵۸ء Readers Digest (January 1958) امریکہ میں ۱۹۵۷ء میں ۲ کھرب ۴۲ کروڑ سگریٹ کا خرچہ ہوا۔ پچھلے سال سے ۳ فی صدی اور پچھلے دس سالوں میں دس فی صدی کا اضافہ ہوا۔ (صدائے عام)

اس ملک میں ہر سال آٹھ لاکھ نئے انسان سگریٹ کا استعمال شروع کرتے ہیں۔ امریکہ ایک کروڑ انسان سگریٹ کا استعمال زیادہ کرتے ہیں۔

(Readers Digest January 1958)

ہندوستان میں اس قسم کے اعداد (Date) موجود نہیں لیکن ہر شخص کو اس بات کا اندازہ ہے کہ اس ملک میں بھی سگریٹ نوشی کی عادت بڑھتی جارہی ہے۔

سگریٹ کا اثر سگریٹ پینے والے اکثر اس عادت سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ان کی کوششیں بے سود ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ میں دوسری جنگ عظیم سے قبل امریکہ میں ایک Psychological survey ہوا۔ ایک ہزار سگریٹ پینے والوں کو اس عادت کے چھوڑنے کے متعلق کہا گیا۔ اس میں ۱۴۵ نے اس عادت کو بالکل ترک کردیا۔ بقیہ ۸۵۵ اشخاص میں سے آدھوں نے کچھ عرصہ کے لئے چھوڑ دیا لیکن پھر پینا شروع کردیا۔ ان میں سے اکثروں نے اس عادت کو چھوڑنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ سگریٹ پینے والوں کی قوت ارادی کمزور ہوجاتی ہے اور یہ کمزوری لاکھوں بلکہ کروڑوں انسانوں میں پائی جاتی ہے۔

امریکہ کے ایک رسالہ Health کی ستمبر ۱۹۵۷ء کی اشاعت میں J. K. M.D Donald Fox کا ایک مضمون بعنوان "Dont smoke" شائع ہوا تھا۔ اس میں وہ لکھتے ہیں کہ نیویارک کے شفاخانوں کے جراح سگریٹ کا استعمال نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان جراحوں کو عملی تجربہ ہے کہ وہ سگریٹ پینے والے مریضوں کے پھیپھڑوں کو بوقت ضرورت کاٹ نہیں سکتے۔ اس لئے پھیپھڑے کا معمولی مرض بھی بڑھتا ہی جاتا ہے۔ اس لئے یہ جراح سگریٹ کی عادت ڈالتے ہی نہیں۔

اس مضمون میں انہوں نے Dr Raymond Pearl کے ایک عملی مطالعہ کو بھی نقل کیا ہے۔ جو انہوں نے ۶,۸۱۳ امریکنوں پہ کیا۔ ان ۶,۸۱۳ امریکنوں جس میں کثرت سے سگریٹ پینے والے، کم سگریٹ پینے والے اور سگریٹ نہ پینے والے بھی شامل تھے کی اوسط عمر کو معلوم کرکے ۳۰۰,۰۰۰ انسانوں کی اوسط عمر Statistics کے ذریعہ معلوم کی۔ اس کا کہنا ہے کہ ۱۰۰,۰۰۰ سگریٹ نہ پینے والوں میں سے ۶۶,۵۶۴ کی عمر ۶۰ تک پہنچے گی۔ ۱۰۰,۰۰۰ کم سگریٹ پینے والوں میں سے صرف ۶۱,۹۱۱ کی عمر ۶۰ سال ہوگی۔ ۱۰۰,۰۰۰ زیادہ سگریٹ پینے والوں میں سے صرف ۴۶,۲۲۶ کی عمر ۶۰ سال ہوگی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سگریٹ کا استعمال انسانی زندگی کو کم کردیتا ہے Dr. Pearl کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر سگریٹ پینے والا اپنی زندگی دو سال کم کردیتا ہے اور ہر سگریٹ کا استعمال اس کی عمر سے ۱۲,۷۶۶ mts گھٹاتا ہے۔ لیکن انسان کی خوش قسمتی ہے کہ وہ دھواں گھونٹتا ہے اور nicotine دار جو ایک زہر ہے کے راہ راست اثر سے محفوظ رہتا ہے۔

امریکن قومی ادارہ تندرستی (The American National Institute of Health) کی تحقیق کے مطابق باقاعدہ سگریٹ پینے والوں میں سگریٹ نہ پینے والوں کی نسبت موت کی رفتار ۵۸ فی صدی زیادہ ہے۔ اس ادارہ کے chief Statistician ڈاکٹر Dr Harold Dorn ہیرلڈ ڈورن کے ایک بیان کے مطابق جو لوگ سگریٹ باقاعدگی یا بے قاعدگی سے استعمال کرتے ہیں ان میں سگریٹ بالکل نہ پینے والوں کی نسبت موت کی رفتار ۳۲٪ زیادہ ہے۔ اس ادارہ کی تحقیق ۱۹۸,۹۲۶ اشخاص جنہوں نے ۱۹۱۷ء سے ۱۹۴۰ء تک فوج میں ملازمت کی کے مطالعہ پر مبنی ہے۔ Dr Dorn نے یہ بھی بتایا ہے کہ

۱۔ باقاعدہ سگریٹ پینے والوں میں Lung cancer کی رفتار سگریٹ نہیں پینے والوں کے مقابلہ میں دس گنا ہے

۲۔ جو لوگ روزانہ ۴۰ سگریٹ استعمال کرتے ہیں اُن میں موت کی رفتار ایا اس سے کم سگریٹ پینے والوں کی بہ نسبت بہت زیادہ ہے۔

۳۔ سگار یا پائپ استعمال کرنے والے اور سگریٹ نہ پینے والوں کے موت کی رفتار میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہے۔

۴۔ ۶,۰۳۰ سگریٹ پینے والے مردوں میں سے ۲/۳ موت کی وجہ Kidney Blood Vessels دل کی بیماری اور تھی

۵۔ دل کی بیماری سے مرنے والوں میں سگریٹ پینے والوں سے موت کی رفتار سگریٹ نہ پینے والوں کی نسبت ۶۳٪ زیادہ تھی۔

The Statesman Calcutta 7-7-1958

The Indian nation Patna 8-7-1958 برٹش میڈیکل کونسل نے کچھ مہینے قبل حکومت کو پیش کردہ رپورٹ میں مشورہ دیا ہے کہ پھیپھڑوں کے سرطان اور تمباکو نوشی میں براہ راست تعلق ہے۔ کونسل مذکور نے یہ نتیجہ مندرجہ ذیل تحقیق کے بعد اخذ کیا ہے

۱۔ پھیپھڑوں کے سرطان میں مبتلا مریضوں کی سرگذشت کا اُن لوگوں کی زندگی کے حالات سے موازنہ کیا گیا جو اس بُری عادت سے محفوظ تھے۔ اس قسم کی جانچ سے معلوم ہوا کہ پھیپھڑوں کے سرطان کے مریضوں میں سگریٹ نوشوں کی اکثریت تھی یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ سگریٹ نوشی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ سرطان کی وجہ سے اموات بھی بڑھ گئی ہیں۔

۲۔ تمباکو کو مختلف طریقوں سے استعمال کرنے والوں کے حالات زندگی کا بغور مطالعہ کیا گیا اور اس طرح ہر طبقہ میں پھیپھڑوں کے سرطان پیدا ہونے کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں۔ اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ جو لوگ سگریٹ نوشی کے کثرت سے عادی ہیں ان میں سے ہر آٹھ کے درمیان ایک پھیپھڑے کے مرض میں مبتلا ہو کر مرجاتا ہے۔ برخلاف اس کے جو لوگ سگریٹ نہیں پیتے ان میں ہر ۳۰۰ میں صرف ایک سرطان سے فوت ہوتا ہے۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ زیادہ سگریٹ پینے والے کم سگریٹ پینے والوں کے مقابلہ میں زیادہ لقمۂ اجل ہوتے ہیں۔ اور حقہ، پائپ یا سگار پینے والوں کی نسبت سگریٹ نوش پھیپھڑوں کے سرطان میں زیادہ تعداد میں مبتلا ہوتے ہیں اور زیادہ تعداد میں مرتے ہیں۔ (ہمدرد صحت جولائی ۱۹۵۸ء)

انگلستان کے طبیب سگریٹ نوشی کی عادت کو اس قدر مہلک سمجھتے ہیں کہ ان کے جتنے مریض Lung cancer سے مرتے ہیں۔ اس کی وجہ وہ سگریٹ نوشی بتلاتے ہیں۔ وہاں کے دو مشہور ڈاکٹر chest specialist ڈاکٹر Dr. Wilfred Lister ولفرڈ لسٹر اور ڈاکٹر نورمن میکڈونلڈ Dr. Norman Macdonald وفات نامہ Death certificate پر یہ الفاظ لکھتے ہیں "cause of death lung cancer due to smoking" موت کی وجہ lung cancer سگریٹ نوشی۔

The Indian Nation Patna 30-10-1958, Page 2 column 8

سگریٹ کا اثر پینے والے کی نسل پر ابھی تک صرف یہ بتایا گیا ہے سگریٹ کا اثر پینے والے کی صحت اور اس کی عمر پر کیا ہوتا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سگریٹ کا موذی اثر صرف اس کی ذات تک ہی محدود رہتا ہے۔ لیکن نئی تحقیق نے یہ ثابت کردیا ہے کہ سگریٹ کا اثر صرف پینے والے کی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کی نسل پر بھی اثر کرتا ہے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اگر کوئی حاملہ

خورزہ سگریٹ نوشی کرے تو پیدا ہونے والے بچے کا وزن گھٹ جاتا ہے۔ برمنگھم یونیورسٹی کے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم نے قریباً ۲۰۰۰ ماؤں کا سروے کیا۔ ان کی رپورٹ کے مطابق حاملہ عورت روزانہ سگریٹ پیئے گی تو بالکل اسی تناسب سے بچے کا وزن گھٹ جائے گا۔

انگلستان کے تمباکو کمپنی کے consultant staticina ڈاکٹر سر رونلڈ فشر (Dr. Sir Ronld Fisher) کا کہنا ہے کہ جو بچے پیدائشی طور پر lung cancer کے خطرہ میں مبتلا ہوتے ہیں انہیں سگریٹ نوشی کی عادت بھی ودیعت ہوتی ہے۔ اور جو بچے پیدائشی طور پر سگریٹ نوشی کی عادت پاتے ہیں وہ پیدائشی طور پر lung cancer کے خطرہ میں بھی مبتلا رہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سگریٹ نوشی اور lung cancer میں کتنا گہرا تعلق ہے۔

شراب

۱۔ سگریٹ اور بیڑی کے مقابلہ میں شراب بہت زیادہ مضر ہے۔ سگریٹ پینے والا اپنی تندرستی برباد کرتا ہے۔ اور شرابی اپنی زندگی۔ سگریٹ پینے کا برا اثر صرف اسی کی ذات تک محدود ہے لیکن شرابی اپنے ساتھ ساتھ اپنے بیوی بچوں کو بھی لے ڈوبتا ہے۔ ہر شخص اپنے ہی ارد گرد ایسی کئی مثالیں حاصل کر سکتا ہے۔ کہ بڑے بڑے رئیسوں اور نوابوں نے شراب کے لئے کس طرح اپنی جائداد کو لٹا دیا اور ان کے بچے دانے دانے کو ترستے رہے۔ الغرض شرابی اپنی تندرستی، اپنا اخلاق اپنا دین دنیا سب کچھ برباد کر دیتا ہے

۲۔ عام طور سے انسان اس وقت شراب پینا شروع کرتا ہے جب اسے کوئی صدمہ پہنچے یا اسے تفکرات کا سامنا ہو۔ ایک بہادر انسان تو اپنے مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کرتا ہے لیکن شرابی سرخ بوتل سے جی بہلاتا ہے۔ جو اس کے مصائب کا اصل علاج نہیں بلکہ بزدلی کی علامت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشچیف (جو غالباً خود بہت بڑے شرابی ہیں) نے کچھ دن قبل صاف الفاظ میں کہا ہے کہ شراب پینا بہادری نہیں بلکہ بزدلی کی علامت ہے۔ اور ان کا یہ کہنا سو فی صدی درست ہے۔

شراب کا اثر پینے والے کی ذات پر

ہر شخص نے اپنی سوسائیٹی میں شرابیوں کے گندے اخلاق اور ذلیل حرکتوں کا مشاہدہ کیا ہوگا کہ کس طرح اس کی حرکتوں میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ کبھی وہ کچھ بولتا ہے کبھی کچھ۔ ابھی پورب کی طرف جا رہا ہے تو ابھی پچھم۔ کبھی روتا ہے کبھی ہنستا ہے۔ الغرض اس کے دماغ، زبان اور اعضائے جسمانی کا توازن بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ امریکہ کے کینٹس یونیورسٹی کے پروفیسر جے ایف براؤن کو ایک شرابی نے اپنے حرکات اور احساسات ان الفاظ میں بتائے۔ اس نے کہا کہ میں جب زیادہ شراب پی لیتا ہوں تو غمگین اور پُر اشتعال ہوتا ہوں۔ جب اور پیتا ہوں تو لڑائی کی خواہش ہوتی ہے۔ اور لڑتا ہوں اور جب اور پیتا ہوں تب بے خبر اور بے ہوش۔"

شرابی اکثر یہ سمجھتا ہے کہ اس کے کام کرنے کی صلاحیت زیادہ ہو گئی ہے لیکن جانچ (objective Tests) سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس کی جسمانی اور دماغی صلاحیت بہت کم ہو جاتی ہے۔ کریپلن (Kreplin) کا یہ کہنا ہے کہ تھوڑی شراب بھی انسان کی قوت حافظہ قوت فیصلہ اور اعلےٰ کام کرنے کی صلاحیت کو سلب کر دیتی ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق شرابی اپنی زندگی آپ تباہ کرتا ہے اور پاگلوں کی ایک قسم ہے۔ اکثر لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوگا کہ شرابی کو پاگل کیوں کہا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ وہ پاگل کہلانے کے مستحق ہیں۔ ان کے حرکات، سکنات، ان کے سوچ کا طریقہ اتنا بدل جاتا ہے اور وہ سوسائیٹی کے بنائے ہوئے قانون کی اس طرح خلاف ورزی کرتے ہیں کہ وہ پاگل ہی کہلانے کا مستحق ہے۔

سے ایف براؤن نے اپنی کتاب psychodynamics of abnormal Behavior میں بتلایا ہے کہ شراب کس طرح مغز پر اثر کر کے اس کے Behavior پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس نے لکھا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ مغز میں ایک حصہ Tenth Vagus nerve ہے۔ اگر اس پر شراب اثر کر جائے۔ تو انسان فوراً مر جاتا ہے۔ شرابیوں کی اچانک موت کی وجہ یہی ہے۔

اپنے بال بچوں سے شرابیوں کا جو سلوک ہوتا ہے وہ پروفیسر جے۔ ایف براؤن کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔ انہوں نے اس کتاب میں امریکہ کے ایک تاجر کا حال بیان کیا ہے کہ کس طرح اس نے اپنی تجارت تباہ کی اور اس کی تین جوان اور حسین بیویوں نے مجبوراً اسے طلاق دیا اور یہ سب اس کی زندگی کے پالیس ہی سال میں ہوا۔

سوئٹزرلینڈ کے مشہور ماہر نفسیات فورل (Forel) کہتے ہیں کہ ہر ملک میں جہاں شراب کا رواج عام ہے۔ آدھے سے زیادہ خون یعنی قتل و غارتی جرائم کی وجہ شراب ہی ہے۔ خودکشی، پاگل پن، موت امراض اور خصوصاً جنسی امراض (Venereal diseases) غربت، بے شرمی، زنا کاری اور خاندانوں کی تباہی کی سب سے بڑی وجہ شراب ہے۔ انہوں نے سوئٹزرلینڈ کے پندرہ شہروں میں خودکشی اور موت کے اسباب پر غور کیا اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ بیس سال سے زیادہ عمر کے مردوں میں ۱۰ فیصدی شراب کی وجہ سے مرتے ہیں۔ اور ایک تہائی خودکشی کی وجہ شراب ہے۔ فورل کا کہنا ہے کہ شراب کا سب سے خراب اثر نسل کی تباہی وبربادی ہے۔

فورل کے اس نظریہ کی تائید امریکہ کے اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے جب وہاں کی حکومت نے طبیبوں کے مشورہ سے شراب کو غیر قانونی قرار دیا۔ لیکن عوام کی مخالفت کے سامنے جھک کر یہ قانون اٹھانا پڑا۔ آج سے کوئی تیس سال قبل امریکہ کی حکومت نے شراب بند کر دی تھی۔ شراب بندی کے شروع کے سالوں میں جب شراب مفقود تھی تو شراب کی وجہ سے ہونے والی اموات اور خودکشیوں میں بہت زیادہ کمی ہو گئی۔ لیکن شراب بندی کے آخری سالوں میں ناجائز طریق سے شراب ملنے لگی تو اس قسم کی اموات اور خودکشیوں کی تعداد پھر پہلے کی طرح ہو گئی۔

امریکہ انگلستان اور دوسرے ممالک کے مختلف دماغی شفا خانوں میں داخل ہونے والے مریضوں میں اکثر مریضوں کے مرض کی وجہ شراب ہے۔ Bond اور Malt نے امریکہ اور انگلستان کے مختلف شفا خانوں کا سروے کیا اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ دماغی امراض میں سے ۱۰ سے ۲۰ فی صدی امراض کی وجہ شراب ہے۔ اس سروے میں صرف وہ مریض شامل ہیں جن کا داخلہ شفا خانوں میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہزاروں لاکھوں انسانوں کا دماغ شراب کی وجہ سے کچھ نہ کچھ ماؤف ضرور رہتا ہے۔ لیکن ان کا مرض ایسا نہیں کہ انہیں شفا خانہ میں داخلہ کی ضرورت پڑے۔ Sullivan کا خیال ہے کہ انگلستان کے دو تہائی (۲/۳) خون نصف جنسی جرائم اکثر خودکشیوں کی وجہ یہی معمولی دماغی امراض ہیں، جنہیں شرابی مبتلا رہتے ہیں۔

Sullivan کے نکالے ہوئے نتیجہ پر تنقید کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس نے شراب کے متعلق کچھ مبالغہ سے کام لیا ہے ہو سکتا ہے کہ لقادون کا یہ کہنا کچھ حد تک صحیح ہو اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ شراب ۲/۳ خون کی وجہ نہیں تو قریباً نصف کی وجہ تو ضرور ہے۔ اسی طرح دوسرے جرائم کا حال ہے اور شراب کی برائیاں ظاہر ہیں۔ شراب کے حامیوں کی طرف سے اکثر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مغربی ممالک میں اب بھی پہلے سے زیادہ شراب پی جاتی ہے۔ لیکن دماغی امراض خصوصاً شراب کی وجہ سے دماغی امراض کی تعداد اتنی نہیں جتنی اس صدی کے شروع میں تھی لیکن ان کا یہ کہنا ایسا ہی ہے کہ مغربی ممالک میں عیاشی پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے لیکن جنسی امراض بہت کم ہو گئے ہیں۔ اس لئے زنا ایک اچھی چیز ہے۔ یہ ایک مضحکہ خیز بات ہے یہ صحیح ہے کہ ان ممالک میں طبی امداد کی سہولت کی وجہ سے ان امراض پر قابو پا لیا گیا ہے۔ لیکن زنا کی برائیوں اور اس کے مضر اثرات سے کسی ذی ہوش انسان کو انکار نہیں ہو سکتا۔ یہی حال شراب کا ہے۔ طبی امداد، اعلیٰ شفاخانوں کی زیادتی، علم کی ترقی کی وجہ سے شراب سے ہونے والے دماغی امراض کو ضرور قابو میں کیا گیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ شراب بذات خود اچھی چیز ہے۔ وہاں کے طبیبوں اور ماہرین نفسیات کا جو وقت استعداد اور (energy) دماغی امراض کے روکنے اور علاج میں صرف ہو رہا ہے۔ اگر وہی وقت اور اعلےٰ کاموں میں صرف ہوتا تو زیادہ فائدہ کی بات تھی۔

سخنہائے گفتنی

گنجائش نہیں کہ اس جگہ سگریٹ اور شراب کے مضر اثرات پر پوری طرح روشنی ڈالی جا سکے۔ اس لئے صرف چند مختصر باتوں اور تحقیقات کے بیان پر اکتفا کیا گیا ہے ہندوستان میں شراب اور سگریٹ کے علاوہ بیڑی اور کھرا بھنگ دیسی شراب کا استعمال بھی عام ہے اور ان چیزوں کا اثر اور زیادہ مہلک ہے لیکن چونکہ ان چیزوں سے متعلق کوئی تحقیق نہیں ہے اسلئے ابھی کچھ لکھنا مناسب نہیں ہے۔ تحقیقات کے لکھنے کا مطلب صرف کسی چیز کی برائی بیان کرنا نہیں بلکہ لوگوں کو کچھ سیکھنے اور سبق حاصل کرنے کے لئے ہے۔ آج سے ۱۴۰۰ سال قبل اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے لئے شراب کو حرام قرار دیا اور رسول کریم کے ایک حکم پر مدینہ کی گلیوں میں شراب کے نالے بہہ گئے سادہ آج ۱۴۰۰ سال بعد سائنس نے مسلمانوں کے لئے شراب کے مہلک اثر کو تحقیق کے ذریعہ ثابت کیا تو ایک مسلمان کا ایمان کس قدر مضبوط ہونا چاہیئے تھا لیکن افسوس کہ یہ عادت اس قوم میں بھی عام ہوتی جا رہی ہے۔ سگریٹ رسول کریمؐ کے وقت ایجاد نہیں ہوا تھا اسلئے آنحضورؐ کا کوئی قطعی حکم ہمارے سامنے نہیں لیکن اگر ہم اسلام کی تعلیم کے اصول پر غور کریں تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ سگریٹ کا استعمال بھی پسندیدہ نہیں۔ کیونکہ اسلام نے ہمیں ہر لغو کام سے منع کیا ہے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ "اگر تمباکو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ آپؐ اسے منع فرماتے۔ خود حضرت مسیح موعودؑ نے اس چیز کو ناپسند کیا اور جماعت کو اس سے پرہیز کرنے کی تعلیم دی۔ پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک جدید کے ذریعہ خصوصیت سے اس عادت پر قابو پانے کی جماعت کو تلقین فرمائی ہے الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ کے افراد شراب کی لعنت سے محفوظ ہیں۔ اگر دوسرے مسلمان بھی اس لعنت سے چھٹکارا پانے کی کوشش کریں تو چنداں مشکل امر نہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے افراد جو سگریٹ نوشی کی عادت میں مبتلا ہو چکے ہیں [illegible]

مَیں احمدی کیونکر ہُوا!

از مکرم قریشی عارف علی صاحب فاضل لکھنؤ

خاکسار مدرسہ حسین آباد میں زیر تعلیم تھا تو اس زمانہ میں مولوی مرتضےٰ حسین صاحب دینیات کے مدرس تھے اور میں مناظرے کے مطالعہ میں خاص دلچسپی لیا کرتا تھا۔ محترم مولوی صاحب شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے تھے اور موصوف تمسخر کے طور پر خاکسار کو بھگت راج کے نام سے یاد کیا کرتے تھے۔ اُس زمانہ میں خاکسار کو مذہب سے خاص دلچسپی پیدا ہوئی اور خاکسار نے اپنے مذہب یعنی سُنّی مسلک کی کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا اور میرا شغف اس میں بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ خاکسار کے والدین نے بھی بطور طعنہ کے کہنا شروع کر دیا کہ خاکسار کو ہمیشہ کتابوں کے دیکھنے کا ہی شوق رہتا ہے اور اپنے کام سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ مگر اس کے باوجود میرا مذہب کے مطالعہ کے متعلق شوق دن بدن ترقی کرتا گیا یہاں تک کہ اپنے مذہب کے علاوہ انجیل مقدس کا مطالعہ بھی کیا اور ہندو مذہب کی چند کتابیں بھی میری نظر سے گذریں مگر خاکسار کی تسلی کہیں پر بھی نہ ہوئی۔

عیسائی مذہب کی سٹڈی

ایک دن خاکسار کی دکان پر ایک عیسائی پادری صاحب دھیان سنگھ نامی تشریف لائے۔ اپنی ضروریات کی اشیاء خریدنے کے بعد کہنے لگے مجھے جب بھی آپ کی دکان پر آنے کا موقع ملا آپ کے ہاتھ میں کوئی نہ کوئی کتاب ضرور دیکھی اور خاکسار کو کچھ نہ کچھ پڑھتے پایا۔ خاکسار نے جواباً عرض کیا کہ خاکسار مذہبی معاملات میں خاص دلچسپی رکھتا ہے اور اپنی معلومات میں اضافہ کے لئے یہ شغل رکھتا ہے۔ اس پر پادری صاحب نے فرمایا کہ عیسائی مذہب کے علاوہ باقی جملہ مذاہب لغو ہیں اور مسلمانوں کے قرآن پاک میں بھی حضرت عیسیٰؑ کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ اور حضرت یسوع مسیح نے بیسیوں مُردوں کو زندہ کر دیا جبکہ آنحضرت اپنی تمام عمر میں ایک مُردہ بھی زندہ نہیں کر سکے۔ چونکہ اوائل میں بھی یہ تسلیم کرتا تھا کہ حضرت عیسیٰ نے مُردے زندہ کئے ہیں اس لئے پادری صاحب کی اس بات کا میں کوئی جواب نہ دے سکا اور میں خاموش ہو گیا۔

احمدیت کی طرف راہنمائی

میری دکان پر ایک شخص عبدالغنی نامی ملازم تھا وہ قدرے تعلیم یافتہ بھی تھا اور سمجھدار بھی۔ اس نے مجھے توجہ دلائی کہ میں قادیانی فرقہ کی کتابوں کا مطالعہ کروں اس نے کہا کہ جب میں لاہور میں تھا تو میں نے عیسائیوں کے وہ مباحثات دیکھے اور سُنے ہیں جو احمدی علماء سے ہوتے رہتے ہیں۔ عیسائی پادری احمدی مولویوں کے سامنے کبھی نہیں ٹھہرتا بلکہ نام سُنتے ہی بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ اس نے جماعت احمدیہ کے علماء کی بڑی تعریف کی۔ اس کے کہنے پر میں نے جماعت احمدیہ کی کتب کا مطالعہ نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھ شروع کر دیا۔ جوں جوں مطالعہ کرتا گیا میرے دل میں احمدیت کا نور گھر کرتا گیا اس دوران میں محترم اسداللہ صاحب ندوی سے ملتا رہتا تھا اور اُن سے دریافت کرتا رہتا کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی نے جو امام مہدی ہونے کا دعوےٰ اپنی کتابوں میں کیا ہے اس کے متعلق ان کا کیا خیال ہے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ تمھیں جماعت احمدیہ کی کتب کا مطالعہ ترک کر دینا چاہیئے ورنہ تمہارا ایمان برباد ہو جائے گا۔ مولوی اسداللہ صاحب نے خاکسار کو الیاس برنی کی ایک تصنیف کا مطالعہ کرنے کے لئے دی خاکسار نے اس کو بھی پڑھا اور ساتھ سید بشارت احمد صاحب کی وہ تصنیف جو انہوں نے الیاس برنی کی کتاب کے ردّ میں تحریر کی تھی اس کو بھی پڑھا۔ دونوں کی تصانیف کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ الیاس برنی نے دیانتداری سے کام نہیں لیا۔ جو حوالہ جات پیش کئے وہ غلط طور پر پیش کئے گئے تھے۔ اور پھر ان حوالوں میں بھی بعض عبارتیں اپنی شامل کر دی تھیں جس سے الیاس برنی کی کتاب سے میری حسن ظنی جاتی رہی۔

خاکسار نے مولوی اسداللہ صاحب ندوی کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود کا دعوےٰ تو دلائل کے ساتھ ہے اور حضورؑ نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو بڑی طرح سے للکارا ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کو کبھی مقابلہ پر آنے کی توفیق نہیں ملی ہے۔ اس پر مولوی اسداللہ صاحب نے عامیانہ باتیں کرنے کے علاوہ کوئی جواب نہیں دیا اور اس کا بھی مجھ پر کوئی اچھا اثر نہ پڑا۔

حیات و ممات مسیح کے مسئلہ پر گفتگو

خاکسار نے مختلف دوستوں سے حیات اور وفات مسیح کے مسئلہ پر بھی گفتگو کی مگر کسی نے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ مولوی اسداللہ صاحب نے اسی دوران میں خاکسار کے والدین سے شکایت کر دی کہ اُنہوں نے میری خبر نہ لی تو میں اُن کے ہاتھ سے بالکل ہی جاتا رہوں گا۔ کیونکہ میرے عقائد میں بہت کچھ فرق آ چکا ہے۔ اس زمانہ میں خاکسار محترم مولوی علی میاں صاحب جو اسلامی جماعت کے چلانے والے ہیں اُن سے ملا اور اُن سے حیات مسیح کے متعلق کچھ باتیں دریافت کیں۔ محترم علی میاں نے فرمایا کہ میں کہیں قادیانی تو نہیں ہوں اور اگر ایسا ہے تو اس کی وضاحت کر دی جائے۔ کیونکہ مولوی صاحب نے عہد کیا ہُوا ہے کہ وہ قادیانیوں سے کوئی گفتگو نہیں کریں گے۔ اس کے بعد میرے ایک دوست خاکسار کو مولوی قاسم صاحب شاہجہانپوری کے پاس لے گئے۔ ان سے بھی خاکسار نے حیات مسیح کے متعلق اور ان کے واپس زمین پر آکر آنحضرتؐ کی امت میں داخل ہو جانے کے متعلق کچھ سوال کئے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ آیا میں قادیانی تو نہیں ہوں۔ میرے دوست جو میرے ساتھ تھے فرمانے لگے کہ میرا تمام رجحان قادیان کی طرف ہو گیا ہے۔ اس پر مولوی صاحب خاکسار پر خوب برسے اور پیٹ بھر کر خاکسار کو بُرا بھلا کہہ کر رخصت کر دیا۔ میں چلا آیا اور اللہ تعالےٰ کے حضور میں دعا کرتا رہا کہ اللہ تعالےٰ مجھ کو راہ ہدایت دکھا دے اور اسی پر قائم رکھے۔ آخر خاکسار نے محترم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کی معرفت اپنی بیعت کا خادم قادیان روانہ کیا اور بیعت قبول ہوئی۔ اس وقت سے لے کر آج تک میں خدا کے فضل سے اپنے والدین اور اعزہ اور دوستوں کی مخالفت کے باوجود احمدیت پر قائم ہوں۔ اور احباب سے ملتجی ہوں کہ دوست خاکسار کے خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔ اس عرصہ میں اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل اور احمدیت کی برکت سے میری بعض دعائیں حیرت انگیز طور پر پوری ہوئیں جو میرے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں۔ والحمد للہ علی ذالک۔ خاکسار قریشی عارف علی فاضل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کیلئے

دردمندانہ اجتماعی دعائیں اور صدقات

بھاگلپور

حضرت اقدس کی علالت کے متعلق اطلاع ملنے پر مورخہ ۱۴ ۵۹ء بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں حضور کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے ایک رقت آمیز اجتماعی دعا کی گئی۔ اور جماعت کی طرف سے ایک بکرا صدقہ کیا گیا۔ نیز مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت نے حضور کی صحت کی اطلاع معلوم کرنے کے لئے ایک جوابی تار بھی دیا۔ جزاہ اللہ

عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

بسنہ ضلع رائےپور

سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی شدید علالت کی خبر پہنچی جس کو سنکر ایک اضطراب اور بےچینی پھیل گئی فوراً انفرادی اور اجتماعی دعا اور ایک بکرا بطور صدقہ قربانی دینے کا اہتمام کیا گیا اللہ تعالےٰ حضور کو جلد کامل صحت دے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین۔

خاکسار سید صمصام الدین احمد عفا اللہ عنہ
مبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ بسنہ

بھدرک

حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی خبر سنتے ہی احباب جماعت نے چندہ کر کے بطور صدقہ ایک بکرا ذبح کر کے مستحقین تک گوشت پہنچایا۔ ایک دوست محمد سکندر صاحب نے تقریباً تیس مساکین کو کھانا کھلایا۔ جزاھم اللہ۔ حضور کی صحت کے لئے اجتماعی دعائیں کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

خاکسار سید محمد زکریا احمدی عفا اللہ عنہ
صدر جماعت احمدیہ بھدرک اڑیسہ

کانپور

کانپور کی جماعت نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے صدقہ کے طور پر ایک بکرے کی رقم فراہم کر کے مرکز میں بھیجی اور ساتھ ہی اجتماعی اور انفرادی دعائیں برابر جاری ہیں۔ حضور کا پیغام احباب جماعت کو سنایا گیا سنتے ہی تمام دوستوں پر رقت طاری ہو گئی بعض دوست انفرادی طور پر جنگل اور دریا کے کنارے جا کر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت وسلامتی و درازی عمر کے لئے دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ محمد لطیف سیکرٹری امور عامہ کانپور

رانچی

۲۳ رمئی سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے جماعت انفرادی اور اجتماعی دعائیں کر رہی ہے۔ کل بعد نماز جمعہ اجتماعی دعا کی گئی اور آج ایک بکرا جماعت کی طرف سے صدقہ کیا گیا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ خاکسار عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

معلومات

برقی مشینوں کے مختلف استعمال

دفتروں، ڈاکخانوں اور ہوائی جہازوں کے کام میں حیرت انگیز انقلاب

دنیا بھر میں بجلی کے بتدریج بڑھتے ہوئے استعمال سے الیکٹرانک مشینوں کی تعداد و اقسام میں قابلِ ذکر توسیع ممکن ہوئی ہے۔ یہ مشینیں ایسے مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہیں جن کے بارے میں صرف چند برس پہلے خواب بھی نہیں لیا جا سکتا تھا۔

الیکٹرانک مشینیں خصوصاً ایسی مشینیں ہیں۔ جن کے کام کا دارومدار دیکم ٹیوبوں یا ٹرانزسٹروں پر ہے۔ یہ دونوں برقی رو میں اضافہ کرتی ہیں۔ جس الیکٹرانک مشین کا سب سے پہلے وسیع تر استعمال ہوا تھا وہ تھا ریڈیو سیٹ اور آج بھی تمام الیکٹرانک مشینوں میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن سیٹ کا نہایت وسیع پیمانے پر استعمال ہوتا ہے۔

لیکن آج کے سائنسدان الیکٹرانک مشینوں سے اس حد تک نئے نئے کام لے رہے ہیں کہ اب یہ خیال کرنا ممکن ہی نہیں رہا کہ الیکٹرانک مشینیں ریڈیو یا ٹیلی ویژن یا کسی دوسرے ایک یا دو شعبوں تک محدود رہیں گی۔

اب امریکی ڈاک کے شعبے میں ایک غیر معمولی نئی الیکٹرانک مشین۔ ایک لیٹر سارٹر (چٹھیاں چھانٹ کر الگ کرنے کی مشین) استعمال میں لائی جا رہی ہے۔ یہ مشین ایک گھنٹے میں ۱۸ ہزار خطوط چھانٹ کر الگ کرتی ہے۔ یہ مشین خود بخود ڈاک کے بڑے بڑے انباروں میں سے چٹھیوں کو چھانٹتی ہے اور انہیں اس طرح ترتیب دیتی ہے کہ لفافوں پر لکھے ہوئے پتے پڑھے جا سکیں۔ تب آپریٹر (مشین چلانے والا) پتے کے اختصار کو لفافے کی پشت پر ٹائپ کرتا ہے اس کے بعد مشین سارا کام انجام دیتی ہے۔ ایک برقی مشینی آنکھ ہر ایک پتے کا مقام دیکھتی ہے اور خط کو سیکنڈ کے دسویں حصے میں ٹھیک اُس کی جگہ رکھ دیتی ہے

رابطہ مشینیں کچھ عرصہ سے ٹائپ کی خودکار مشینیں کافی استعمال ہو رہی ہیں۔ لیکن بلاشبہ کسی کو پہلے طبع زاد خط لکھنا پڑتا ہے مشین تو محض نقل کرتی ہے۔ تاہم ایک ایسی الیکٹرانک مشین تیار کی گئی ہے جو اتنی ہی ہوشیاری سے کام کرتی ہے جتنی ہوشیاری سے خط لکھنے والا کوئی انسان۔

جوں جوں ہوائی جہازوں کی ساخت زیادہ سے زیادہ پیچیدہ ہوتی جا رہی ہے۔ آلات کے پیچیدہ سے پیچیدہ زیادہ سے زیادہ پیمانے اور ڈائل لگتے جا رہے ہیں۔ جن کا مطالعہ ایک ہوا باز کے لئے ضروری ہے۔ ہوا باز کے کام کو آسان تر بنانے کے لئے متعدد مشینوں پر تجربے کئے گئے ہیں چنانچہ امریکن بحریہ نے ایک نئی مشین تیار کی ہے جو آسمان میں راستہ دکھانے والی مشین کہلاتی ہے۔ یہ درحقیقت حساب کرنے والی ایک الیکٹرانک مشین ہے جب ہوا باز چند بنیادی معلومات تحریری صورت میں مشین میں ڈالتا ہے تو یہ ان معلومات کو دوسری تمام معلومات میں شامل کر لیتی ہے جو ناٹیکل اور ریڈار نے عموماً فراہم کرنے ہیں۔ تب یہ مشین ہوا باز کو ٹیلی ویژن کے پردے پر راستہ دکھاتی ہے جو ہوا سے بچاؤ کرنے والی مشین میں لگا ہوتا ہے۔ جب تک ہوا باز اس راستے پر چلتا ہے وہ قطعاً محفوظ رہتا ہے۔

برقی دماغ ایک اور قابلِ ذکر الیکٹرانک مشین جس کا استعمال نیویارک شہر میں ہو رہا ہے وہ ہے ایک نہایت تیز رفتار برقی دماغ جو تنخواہوں کے متعلق حساب کرنے میں اتنی پھرتی سے کام لیتی ہے جو انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ یہ ایک بہت بڑی مشین ہے جو شہر کے ۱۹۰۰۰ ملازموں کی تنخواہوں کے حساب کتاب اور ان کی پڑتال کا اندراج کرتی ہے۔

یہ مشین ہر ملازم کی کل تنخواہ اور انکم ٹیکس، سماجی سلامتی، پنشنوں میں ملازم کے حصے کی رقم اور دیگر اخراجات کے لئے وضع کی جانے والی رقم کا حساب کرتی ہے۔

اب بینک اپنے حساب کتاب رکھنے کے لئے مختلف قسم کی الیکٹرانک مشینوں پر زیادہ سے زیادہ انحصار رکھ رہے ہیں۔ مثال کے طور پر امریکہ کی دی نیشنل کیش رجسٹر کمپنی نے ۲ ہزار سے زیادہ ایسی مشینیں بہم پہنچائی ہیں اور بروگنس کارپوریشن کو اسی قسم کی ۲ ہزار مشینوں کے آرڈر موصول ہو چکے ہیں۔

اس کے علاوہ امریکہ میں چونگی اور محصول کا حساب کتاب رکھنے کے لئے بھی الیکٹرانک مشینوں سے کام لیا جانے لگا ہے۔

اب امریکہ میں ایک اور الیکٹرانک مشین وسیع تر استعمال میں آنے لگی ہے جو پڑھنے اور گننے کی صلاحیت رکھتی ہے اس کا نام ہے الیکٹرانک منی چینجر (سکے کا تبادلہ کرنے والی برقی مشین) یہ مال بیچنے والی مشینوں کے سلسلے میں استعمال ہو رہی ہے۔ جن سے عالباً برسوں میں مختلف قسم کی چیزیں، شربت، گرم کافی، ٹھنڈا دودھ، ہوائی اڈوں پر بیمہ زندگی کی پالیسیاں اور ایسی ہی چیزوں کی فروخت کے لئے کام لیا جا رہا ہے۔ یہ مشینیں آپ کا فوٹو لے سکتی ہیں یا آپ کی آواز کو ریکارڈ کر سکتی ہیں۔ تاہم مال فروخت کرنے والی مشینیں ایک اہم پابندی کے تحت کام کرتی ہیں۔ وہ صرف دھات کے سکوں کو قبول کر سکتی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ گاہک کے پاس ٹھیک تعداد میں ضروری سکہ ہونا چاہیئے۔

یہ بہت سی جدتوں کی چند مثالیں ہیں۔ جو الیکٹرانک مشینوں کے ذریعہ رائج کی جا رہی ہیں۔ یہ شعبہ بہت وسیع ہے اور ہم توقع کر سکتے ہیں کہ آنے والے برسوں میں بہت سی اعلیٰ قسم کی الیکٹرانک مشینیں ظہور میں آئیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ علمی و فقہی نکات و معارف

(بقیہ صفحہ نمبر ۳)

جو ایک بار سورۂ مزمل پر کہ ما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً کی آیت میں وارد ہے اور دوسرے سورۂ نور کی آیت استخلاف میں اور جیسے سورۂ مزمل میں آنے والے کما سے ثابت ہے کہ حضرت موسیٰ سے مثیل موسیٰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الگ وجود ہیں۔ اسی طرح آیہ استخلاف والے کما سے ظاہر ہے کہ امت محمدیہ کے تمام خلفاء امت موسویہ کے خلفاء سے علیحدہ ہیں نیز یہ کہ موسوی خلفاء مشمول حضرت مسیح ابن مریم سب کے سب وفات پا چکے ان میں اب کوئی امت محمدیہ کا موعود نہیں ہو سکتا۔ نیز یہ کہ امت محمدیہ کے خلفاء امت موسویہ کے خلفاء کی طرح بعض نبی بھی ہوں گے۔ (یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض) یہ سب امور لفظ کما سے ثابت ہیں۔

(۵) ایک بار حضور سے کوئی صاحب انگریزی زبان کی فضیلت پر بات چیت کر رہے تھے اور غالباً انہوں نے کہا کہ الفاظ اور افضل زبان میں لفظ تھوڑے اور مطالب زیادہ ہوتے ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اس لحاظ سے عربی زبان سب زبانوں سے افضل ہے مثلاً آپ انگریزی میں "میرا پانی" کا ترجمہ کریں۔ اس پر ان صاحب نے کہا "مائی واٹر"۔ حضرت اقدس نے فرمایا عربی زبان کے لحاظ سے صرف مائی کافی ہے کیونکہ ما عربی میں پانی کو کہتے ہیں اور "ی" سے مراد میرا ہے۔ لیکن انگریزی میں واٹر کا لفظ زائد ہے۔ اس پر وہ صاحب لاجواب ہو گئے۔

(۶) حضور نے اپنی تصانیف میں اکثر جگہ یہ امر بیان فرمایا ہے کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور سائنس اللہ تعالیٰ کا فعل۔ اللہ تعالیٰ کے قول اور فعل میں کوئی تضاد اور تخالف نہیں جہاں پر دونوں میں کوئی تضاد نظر آتا ہے وہ صرف اسی لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فعل کو پوری طرح نہیں سمجھا گیا۔ کیونکہ سائنس کے نظریات بدلتے رہتے ہیں اور آج ایک نظریہ مان لیا جاتا ہے اور کچھ سال بعد اُسے غلط قرار دیا جاتا ہے۔ اس لئے تضاد نظر آتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے کلام اور کام میں کوئی تضاد نہیں۔ (باقی)

راجہ محمد ایوب خان صاحب وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس کہ خاکسار کے چچا زاد بھائی راجہ محمد ایوب خان صاحب پنشنر گورد اور تالونگو ٹے مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۹ء کی درمیانی شب دل پر اچانک حملہ ہونے کے باعث وفات پا کر پسماندگان اور ہم لواحقین کو داغِ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت خوبیوں کے مالک اور صوم و صلوٰۃ کے سخت پابند تھے۔ سلسلہ سے انہیں بہت محبت تھی۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ انجمن احمدیہ یاڑی پورہ کے عہدیدار تھے۔ آپ نے ۷۵ سال کی عمر میں وفات پائی ہے۔ ان کی وفات سے پسماندگان و لواحقین اور جماعت کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے۔ برادران جماعت ہائے احمدیہ سے نماز جنازہ غائبانہ کی استدعا ہے۔ عزیزم ڈاکٹر احمد جہاں بھی اس وقت ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ فوراً گھر چلے آئیں۔

احقر فضل الرحمٰن خان سیکرٹری مال
انجمن احمدیہ یاڑی پورہ (کشمیر)

درخواستہائے دعا

(۱) میری بچی عزیزہ امۃ الحفیظ امتحان مڈل میں ضلع میں اول اور تمام طالبات میں پہلی پوزیشن میں کامیاب ہوئی ہے ۲۰ روپے وظیفہ حاصل کیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ یہ کامیابی مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ و باعث برکت ہو۔

خاکسار قریشی مطیع اللہ ربانی سیالکوٹ

(۲) مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب بینولی ورنڈیش دعا کریں فالج کے شدید حملہ سے بیمار ہیں احباب صحت عاجلہ

نیا مالی سال ——— اور ——— ہماری ذمہ واریاں

۵۹-۱۹۵۸ء کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو گیا ۔ اور یکم مئی ۱۹۵۹ء سے صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال شروع ہو چکا ہے ۔ لیکن ہندوستان کی متعدد جماعتوں اور افراد کے ذمہ سابقہ بقایا کی کثیر رقوم تا حال حسابوں ادا ہیں ۔ یہ امر کسی احمدی سے مخفی نہیں ۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغی ۔ تعلیمی ۔ تربیتی اور تنظیمی کاموں کی تکمیل کے لئے اموال کی ضرورت ہے ۔ کوئی کام بدون مالی وسائل سرانجام نہیں پاسکتا ۔ ان مقاصد کی بجا آوری کے لئے نظارت بیت المال کی طرف سے ہر ماہ بجٹ لازمی چندہ جات اور بعض دوسری تحریکات کے وعدوں کی سو فی صدی ادائیگی کے لئے احباب جماعت کو بذریعہ اخبار و سائیکلوسٹائل تحریکات اور مرکزی نمائندوں کے جماعتوں میں دوروں کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی رہتی ہے لیکن اس کے باوجود متعدد جماعتوں کی وصولی نسبتی بجٹ کے مطابق نہیں ہو رہی اور کئی ایک جماعتیں ایسی ہیں جن کے ذمہ گذشتہ مالی سالوں کی کثیر رقوم بقایا ہیں ۔

اگر جماعتوں کے عہدیداران اور متعلقہ افراد اپنی مالی ذمہ داریوں کو پوری طرح محسوس کریں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے وعدہ بیعت کو مستحضر رکھیں ۔ تو وصولی چندہ جات کی پوزیشن کافی بہتر ہو سکتی ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔

"خدا کی رضا تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر ۔ اپنی عزت کو چھوڑ کر ۔ اپنا مال چھوڑ کر ۔ اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے ۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے ۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں ۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے ۔"

نیز فرماتے ہیں :-

"یہی وقت خدمت گزاری کا ہے ۔ پھر اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا ۔ ۔ ۔ ۔

تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی ۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو ۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے ۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی ۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے ۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کو چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا ۔ جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے ۔ تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا ۔ ۔ ۔ ۔ اگر تم اس قدر خدمت بجا لاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائیدادوں کو اس کی راہ میں بیچ بھی دو پھر بھی ادب سے دور ہے کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے ۔"

مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جملہ بقایا دار دوستوں اور ایسی جماعتوں کے عہدہ داران کو چاہیئے کہ وہ نئے مالی سال کی ابتداء سے ہی اپنے ذمہ واجبات اور بقایا سابقہ کی ادائیگی کا فکر کریں تا آخر مالی سال تک اُن کے ذمہ سو فی صدی بجٹ کی وصولی ممکن ہو سکے ۔ اگر جماعتوں کے امراء ۔ صدر صاحبان ۔ سیکرٹریان مال اور دیگر عہدیداران جماعت خود مالی قربانی کا اعلیٰ عملی نمونہ پیش کریں ۔ اور بقایا دار اور سست افراد کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں ۔ امید ہے کہ آمد چندہ جات میں نمایاں ترقی ہو سکتی ہے ۔

اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو فرض شناسی کی توفیق بخشے اور ان کا حافظ و ناصر رہے ۔ آمین

(ناظر بیت المال قادیان)

یرہ پورہ (بھاگلپور) میں ایک تبلیغی اجلاس

۱۴ رمئی بعد نماز مغرب عشاء بمکرم ابو طاہر صاحب بی ۔ اے کے بنگلہ پر ایک تبلیغی اجلاس منعقد ہوا ۔ اجلاس کی کارروائی خاکسار کے زیر صدارت تلاوت قرآن کریم و نظم سے شروع ہوئی ۔ سب سے پہلے مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب فانی مبلغ سلسلہ نے "جماعت احمدیہ کے تبلیغی کارنامے" کے موضوع پر پندرہ منٹ تک بیان فرمائی ۔ دوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ نے "اخلاق فاضلہ" کے موضوع پر نصف گھنٹہ تک بیان فرمائی ۔ آخر میں خاکسار نے "ختم نبوت کی حقیقت" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک تقریر کی ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ بہت کامیاب رہا ۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا ۔ اس جلسہ کے تمام اخراجات مکرم عزیزم ناصر علی صاحب نے برداشت کئے ۔ آپ نے حال ہی میں احمدیت میں داخل ہوئے ہیں ۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف پر روحانی اور جسمانی برکات کے دروازے کھولے اور جلسے کے بہترین نتائج ظاہر ہوں ۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی ناسازی طبع کے متعلق آج ہی خاص اطلاع ملی تھی ۔ لہذا اختتام جلسہ پر حضور انور کی صحت و سلامتی کیلئے بھی اجتماعی دعا کی گئی ۔ خاکسار عبدالحی فضل مبلغ سلسلہ عالیہ حال وارد بھاگلپور ۔

زکوٰۃ کی فرضیت اور صاحب نصاب احباب کا فرض

بہت سے احباب زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت کو پوری طرح نہ سمجھتے ہوئے اس کی ادائیگی میں غفلت اختیار کرتے ہیں ۔ حالانکہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے ۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں نماز کی بجا آوری کا حکم دیا ہے ۔ وہاں زکوٰۃ ادا کرنے کا بھی تاکیدی ارشاد فرمایا ہے ۔ جو شخص صاحب نصاب ہونے کے باوجود زکوٰۃ کو ادا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کے حضور اسی طرح قابل مواخذہ ہیں جس طرح ایک تارک نماز ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی امر مانع نہیں وہ حج کرے ۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو ۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو ۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسجگہ (قادیان) اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر قسم کے منصوبوں سے اپنے تئیں بچائے ۔"

عہدہ داران احباب جماعت اور دیگر احباب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ صدر انجمن احمدیہ ہر سال آمد و خرچ زکوٰۃ کا متوقع بجٹ منظور کرتی ہے جس میں سے مرکزی انتظام کے ماتحت مقامی اور بیرونی مستحقین کو امداد کی جاتی ہے اگر زکوٰۃ کی رقوم بروقت مرکز میں موصول نہ ہوں تو اخراجات زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں ہو سکتی اور اس وجہ سے جو مشکلات پیدا ہونگی وہ کسی وضاحت کی محتاج نہیں ۔

لہٰذا احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ادائیگی زکوٰۃ کے معاملہ میں سستی اور غفلت سے کام نہ لیں اور یہ یقین رکھیں کہ زکوٰۃ کی ادائیگی ان کے اموال میں برکت کا موجب ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ جملہ صاحب نصاب کو فرض شناسی کی توفیق بخشے ۔ آمین

ناظر بیت المال قادیان

چندہ وقفِ جدید

بعض جماعتوں کی طرف سے ابھی تک چندہ وقفِ جدید کے وعدہ جات ابھی تک موصول نہیں ہوئے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ احباب نے اس تحریک کو صرف ایک ہی سال کے لئے سمجھا تھا ۔ لیکن یہ درست نہیں ہے ۔ وقفِ جدید کی تحریک جماعتی تربیت و اصلاح کے لئے ایک مستقل تحریک ہے ۔ اس لئے احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے وعدہ جات مقامی جماعت کے توسط سے جلد از جلد ارسال فرما دیں ۔

چندہ وقف جدید کا وعدہ کم از کم مبلغ ۶/- روپیہ سالانہ ہے جس کو ایک فرد یا ایک سے زائد افراد مگر سال بھر میں ادا کر سکتے ہیں ۔ صاحب حیثیت احباب زائد رقم کی ادائیگی کر کے مزید ثواب حاصل کر سکتے ہیں ۔

وقف جدید کی سکیم کے ماتحت احباب کو وقف زمین کی تحریک میں بھی حصہ لینا چاہیئے ۔ اور اس طرح کہ زمین کا ایک حصہ اس غرض کے لئے وقف کر دیا جائے اور اس کی سالانہ آمدنی دفتر وقف جدید کو ارسال کی جائے ۔

اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اس بابرکت سکیم کے ماتحت زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے ۔ (آمین)

(انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان)

ماہوار تبلیغی رپورٹ و سیکرٹریان تبلیغ

جملہ سیکرٹریان تبلیغ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مقامی جماعت کی ماہوار تبلیغی رپورٹ ماہ مئی ۱۹۵۹ء جلد از جلد مرتب کر کے جون کے پہلے عشرہ میں ہی نظارت ہذا میں بھجوا دیں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔ امراء و صدر صاحبان مہربانی فرما کر اپنی نگرانی میں رپورٹیں بھجوا دیں ۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

پتہ درکار ہے

محمد اکبر خان صاحب ولد زرداد خان صاحب وصیت ۹۴۴۹ حیدر آباد کا پتہ درکار ہے ۔ اگر وہ اس اعلان کو خود پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرمادیں ۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

قادیان میں جلسہ یوم خلافت کی تقریب (بقیہ صفحہ اوّل)

دور دراز گوشوں تک پھیل چکی ہے۔ تفسیر کبیر و تفسیر صغیر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی معارف کے دریا بہا دیئے ہیں مضمون کے آخر میں محترم مولوی صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعا کے لئے خاص طور پر تحریک فرمائی۔

نظامِ خلافت کی اہمیت ضرورت

اس کے بعد مکرم و محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز نے نظام خلافت اور دیگر دنیوی نظام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ انسانی معاشرہ کو چلانے کے لئے اشتراکیت اور جمہوریت کے مختلف ذرائع قائم ہوئے مگر کوئی بھی صحیح طور پر کامیاب نہیں ہو سکا۔ کیونکہ یہ نظریئے محقق القوم تھے۔ مگر خلافت جو نبوت کا تتمہ ہے ان دنیاوی نظریوں پر اپنی خوبیوں کے لحاظ سے حاوی اور اپنے نقائص سے پاک ہے۔ محترم شیخ صاحب نے اپنے مضمون میں اس امر پر خاص زور دیا کہ کوئی قوم بھی وحدت کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ چنانچہ اپنی تائید میں مولانا ابو الکلام آزاد کا حوالہ بھی پیش فرمایا۔ اور اسی طرح منکرین خلافت کے افراد کا بھی ذکر کیا کہ کس طرح وہ اس بات کے ماننے پر مجبور ہو گئے کہ مرکزی شخصیت کے بغیر ترقی ناممکن ہے تقریر کے آخر میں آپ نے جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے پر زور دیا۔

نظم

محترم عاجز صاحب کی تقریر کے بعد مکرم ولی الدین صاحب حیدر آبادی نے مکرم عبد الرحیم صاحب فانی کا تازہ کلام پڑھ کر سنایا۔

منکرین خلافت کا انجام

اس کے بعد محترم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے منکرین خلافت کے انجام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں سورہ فاتحہ سے استدلال فرماتے ہوئے منعم علیہم اور مغضوب علیہم اور ضالین دو گروہوں کا ذکر فرمایا۔ اور پھر آیت استخلاف سے خلفاء کے منکرین کے فاسق ہونے اور سورہ بقرہ کے تیسرے رکوع کی آیت الذین ینقضون عھد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولٰئک ھم الخاسرون کی لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ اور منکرین خلافت کے اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑنے فساد فی الارض وحدت قومی کو پارہ پارہ کرنے کی تفصیل بیان کی اور ان باتوں کا مفصل ذکر کیا جن سے . . . . . . منکرین خلافت انکار خلافت کے بعد محروم ہو گئے۔ مثلاً مرکزی وجود۔ جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد الٰہی کے ماتحت قائم کردہ مقبرہ بہشتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہلبیت سے خدا تعالیٰ کی محبت۔ تقریر کے آخر میں محترم فاضل مقرر نے سورہ فاتحہ کی دعا کو کثرت سے پڑھنے کی تلقین کی۔

خلافت تتمہ نبوت ہے

محترم مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے بعد مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے خلافت تتمۂ نبوت ہے کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے خلافت کے مختلف معنوں یعنی بادشاہت۔ امامت۔ نبوت وغیرہ کی تشریح فرمائی اور فرمایا کہ آیت قرآنی انی جاعل فی الارض خلیفہ کے ماتحت نبوت میں خلافت بھی شامل ہے۔ سورہ جمعہ کی ابتدائی آیات میں جو کام نبی کے بیان کئے گئے ہیں وہی کام خلیفہ کے بھی ہوتے ہیں۔ آپ نے اس امر کو تفصیل سے بیان کیا کہ خلافت راشدہ کے بعد کئی قسم کی خلافتیں (اموریہ۔ عباسیہ وغیرہ) ہوئیں۔ مگر ان میں سے کوئی خلیفہ بھی حقیقی معنوں میں روحانی خلیفہ نہ تھا۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ماتحت اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوئی۔ محترم حکیم صاحب نے تقریر کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ خلیفہ کا کام خدا کی صفات کا مظہر ہونا اور دوسروں کو ان صفات کا مظہر بنانا ہوتا ہے۔ آخر میں آپ نے درد دل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت کے لئے دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

صدارتی تقریر

پروگرام کے اختتام پر صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں بیان کیا کہ مقررین کی تقریریں تبھی نتیجہ خیز ہو سکتی ہیں۔ جبکہ ہم ان پر عمل کریں۔ اور دیکھیں کہ جو برکات انوار خلافت میں پائے جاتے ہیں۔ کیا ہم نے اپنے اندر ان کو منعکس کر لیا ہے یا نہیں۔ انبیاء اور خلفاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور نمونہ ہوتے ہیں۔ کہ جب وہ ہمارے جیسے بشر اور انسان ہوتے ہوئے مقرب الٰہی ہو سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں ہو سکتے۔ اس طرح سے آپ نے جملہ احباب کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی دعائیہ نظم پڑھ کر سنائی اور ایک پُر سوز اور لمبی دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

احمدی احباب کے علاوہ غیر مسلم اصحاب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ پردہ کا انتظام تھا۔ مقامی احمدی مستورات بھی کثرت سے موجود تھیں۔

خبریں

نئی دہلی یکم جون۔ ملک کے مشہور کروڑپتی کارخانہ دار اور سیٹھ رام کرشن ڈالمیا آج سپیشل جج کی عدالت سے دو الزامات میں دو دو سال قید محض کی سزا دی گئی۔ دونوں سزائیں بیک وقت شروع ہوں گی۔ اس لئے انہیں دو سال قید بھگتنی پڑیگی۔ ان پر بھارت انشورنس کمپنی کے فنڈ میں ۲ کروڑ ۸۵ لاکھ روپیہ کا گول مال کرنے اور یہ فنڈ اپنی ایک اور فرم کا خسارہ پورا کرنے کے الزامات تھے۔ اس مقدمہ کے تین دیگر ملزموں کو قید اور جرمانہ کی سزائیں دی گئیں۔ جبکہ پانچ مجرم بری کر دیئے گئے۔ کیس کا فیصلہ سناتے ہوئے سپیشل جج شری ایچ۔ آر کھنہ نے سیٹھ ڈالمیا کو زیر دفعہ ۱۲۰ ب معہ دفعہ ۴۰۹ تعزیرات ہند رامانت میں خیانت کرنے کی سازش کے الزام میں دو سال قید محض کی سزا دی۔ اس کے علاوہ زیر دفعہ ۴۰۹ تعزیرات ہند ۲ کروڑ ۸۵ لاکھ روپیہ خیانت مجرمانہ کے الزام میں دو سال قید کی سزا سنائی گئی۔ دونوں سزائیں اکٹھی شروع ہوں گی عدالت نے فیصلہ دیا کہ بھارت انشورنس کمپنی کے فنڈ کو ڈالمیا گروپ کی ایک اور فرم بھارت یونین ایجنسیز کا سٹہ بازی میں نقصان پورا کرنے کے لئے منتقل کرنے کی سازش میں سیٹھ ڈالمیا کی شمولیت ثابت ہو گئی ہے۔ سیٹھ ڈالمیا اس وقت بھارت انشورنس کمپنی کے چیئرمین اور پرنسپل آفیسر تھے سپیشل جج نے بھارت انشورنس کے ایجنٹ شری ایل جو کھانی کو انہی الزامات میں دو سال قید سخت کی سزا دی۔ یہاں بھی دونوں سزائیں اکٹھی شروع ہوں گی۔ اور عملی طور پر دو سالہ قید سخت کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

چنڈی گڑھ یکم جون۔ پتہ چلا ہے کہ پنجاب سرکار نے تیسرے پانچسالہ پلان میں چھ سے گیارہ برس کی عمر کے بچوں کے لئے لازمی تعلیم کے لئے ۲۰ کروڑ روپیہ منظور کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس میں سے ۹ کروڑ روپیہ ابتدائی سکولوں کے ٹیچروں کیلئے ہوگا اور دس کروڑ روپیہ غریب طبقوں کے طلباء کو کتابیں سٹیشنری اور دوپہر کا کھانا مہیا کرنیکے لئے وقف رکھا جائے گا۔ اس وقت پنجاب میں پرائمری سکولوں

کو وہ ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کے چیئرمین مسٹر غلام محمد صادق سے ملے تھے پتہ چلا ہے کہ وہ شیخ عبد اللہ سے ایک بار پھر ملیں گے وہ اسی سلسلہ میں عنقریب پنڈت نہرو سے بھی ملنے والے ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ ملاقاتیں بخشی غلام محمد اور عبد اللہ میں سمجھوتہ کرانے کے لئے ہو رہی ہیں

نیویارک یکم جون بین الاقوامی ادارہ صحت نے دنیا کی آبادی اور لوگوں کی (اوسط عمر کے متعلق اپنی رپورٹ شائع کی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ شادی شدہ مرد عورتیں (کنوارے) مردوں کی نسبت زیادہ عمر پاتے ہیں کیونکہ شادی صحت کے لئے بڑی مفید ہے بشرطیکہ طلاق نہ ہونے پائے۔ کیونکہ طلاق سے عمر گھٹتی ہے۔ مردوں کی شادی کی عمر ۲۴ سال اور لڑکیوں کی شادی کی اوسط عمر

مرحم کی تعداد بارہ ہزار ہے۔ جبکہ ۱۹۲۹ء میں پنجاب اور پیپسو میں انکی تعداد چار ہزار تین سو اٹھارہ تھی۔ پتہ چلا ہے کہ تیسرے پانچسالہ پلان میں چار سے پانچ کروڑ روپیہ شیڈولڈ ذاتیوں پسماندہ جاتیوں اور سابق جرائم پیشہ قبائل کی بہبود کے لئے وقف کیا جائے گا اور یہ رقم دوسرے پانچسالہ پلان میں ان جاتیوں کے لئے رکھی گئی رقم سے ڈگنی ہے۔ پسماندہ جاتیوں کے مستحق طلباء کو میٹرک سٹینڈرڈ تک مفت کتابیں اور کپڑے مہیا کرنے کی تجویز ہے۔

سرینگر یکم جون۔ ڈاکٹر کچلو نے شیخ عبد اللہ سے ملاقات کے بعد پولیٹیکل کانفرنس کے لیڈروں سے بھی بات چیت کی گذشتہ اتوار

---

۸۰ صفحہ کا رسالہ
مقصد زندگی
احکام ربانی
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن